سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات 2016

(منگل23، بدھ24، جمعرات25، جمعتہ المبارک26۔فروری2016)
(یوم الثلاثہ14، یوم الاربعاء15، یوم الخمیس16، یوم الجمع17۔ جمادی الاوّل1437ھ)

سولھویں اسمبلی: انیسواں اجلاس

جلد19(حصہ پنجم): شمارہ جات : 18تا21

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات

## مندرجات

## انیسواں اجلاس

منگل،23۔فروری 2016

جلد 19: شمارہ 18


| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1۔ | ایجنڈا | 1795 |
| 2۔ | تلاوت قرآن پاک و ترجمہ | 1797 |
| 3۔ | نعت رسول مقبول ﷺ | 1798 |
| | سوالات (محکمہ کالونیز) | |
| 4۔ | نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات | 1799 |
| 5۔ | نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) | 1828 |
| 6۔ | ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت | 1832 |

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | تحاریک التوائے کار | |
| 7۔ | حکومت کو محکمہ مواصلات و تعمیرات کا دیہی روڈز پروگرام کے تحت زیر تعمیر سڑکوں کی تکمیل کی رپورٹ دینا ---------- | 1846 |
| 8۔ | لاہور میں پان شاپس پر انتہائی خطرناک مجموعہ منشیات قوام اور گٹکے کی سر عام فروخت ---------- | 1847 |
| 9۔ | لاہور بی آر بی نہر پر مصطفیٰ آباد کے پل کی دیواروں کا رُخ درست سمت نہ ہونے کی وجہ سے ڈگری کالج کی عمارت کو شدید خطرہ لاحق ---------- | 1848 |
| | پوائنٹ آف آرڈر | |
| 10۔ | پنجاب اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی کی کوریج کرنے کا مطالبہ ---------- | 1850 |
| | تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری) | |
| 11۔ | محکمہ مال کے اربن پٹوار سرکلز کے ریونیو ریکارڈ کی چوری ---------- | 1852 |
| | غیر سرکاری ارکان کی کارروائی | |
| | قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق) | |
| 12۔ | راجن پور اور ڈیرہ غازی خان میں ہیپاٹائٹس کے علاج اور روک تھام کے لئے اقدامات کا مطالبہ ---------- | 1854 |
| 13۔ | پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے ٹھوس اقدامات کا مطالبہ ---------- | 1858 |
| 14۔ | حج و عمرہ کو حکومتی ذمہ داری قرار دینے کا مطالبہ ---------- | 1862 |
| 15۔ | ٹی وی چینلز پر جرائم و مقدمات کی تمثیل کاری پر پابندی کا مطالبہ ---------- | 1863 |
| | پوائنٹ آف آرڈر | |
| 16۔ | میڈیکل کالج ساہیوال کی نامکمل فیکلٹی ---------- | 1864 |

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **جلد 19: شمارہ 19** | |
| 17۔ | ایجنڈا | 1869 |
| 18۔ | تلاوت قرآن پاک و ترجمہ | 1871 |
| 19۔ | نعت رسول مقبولﷺ | 1872 |
| | **سوالات** (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری) | |
| 20۔ | نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات | 1873 |
| 21۔ | نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا) | 1891 |
| | **پوائنٹ آف آرڈر** | |
| 22۔ | "اپنا روزگار" سکیم کی تفصیلات | 1893 |
| | **تحاریک التوائے کار** | |
| 23۔ | پی ای پی آئی کے عملہ کی نااہلی کی وجہ سے اربوں روپے کی پولیو ویکسین ضائع | 1903 |
| 24۔ | چلڈرن ہسپتال لاہور میں طبی سہولیات کی کمی | 1904 |
| 25۔ | گوجرانوالہ میں جان بچانے والی ادویات کی قلت | 1904 |
| 26۔ | سرکاری ہسپتالوں کی کھڑکیوں اور دروازوں کی مرمت | 1906 |
| 27۔ | لاہور میں پینے کے پانی کی کمی | 1907 |
| 28۔ | تعلیمی اداروں میں منشیات کی لعنت کا پھیلنا | 1908 |
| | **سرکاری کارروائی** | |
| | **مسودات قانون** (جو زیر غور لائے گئے) | |
| 29۔ | مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015 | 1910 |
| 30۔ | کورم کی نشاندہی | 1914 |
| 31۔ | مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015 (۔۔۔۔جاری) | 1915 |
| 32۔ | کورم کی نشاندہی | 1932 |

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 33۔ | مسودہ قانون (ترمیم) پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2015 ------------ | 1933 |
| 34۔ | مسودہ قانون کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک ------------ | 1935 |
| 35۔ | مسودہ قانون خواتین کا تشدد سے تحفظ پنجاب 2015 ------------ | 1936 |
| | **جمعرات، 25۔فروری 2016** | |
| | **جلد 19: شمارہ 20** | |
| 36۔ | ایجنڈا ------------ | 1961 |
| 37۔ | تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ | 1963 |
| 38۔ | نعت رسول مقبول ﷺ ------------ | 1964 |
| | سوالات (محکمہ جات خزانہ اور تحفظ ماحول) | |
| 39۔ | نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------ | 1965 |
| 40۔ | نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ | 2000 |
| | رپورٹیں (جو پیش ہوئیں) | |
| 41۔ | مسودہ قانون (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015، مسودہ قانون (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خان 2015 اور مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------ | 2007 |
| | توجہ دلاؤ نوٹس | |
| 42۔ | فیصل آباد: تھانہ کُر موضع ٹھٹھہ نور نگ میں ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات ------------ | 2008 |
| 43۔ | پاکپتن: مقامی زمیندار کے اغواء و قتل سے متعلقہ تفصیلات ------------ | 2008 |
| | تحاریک التوائے کار | |
| 44۔ | (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------ | 2011 |
| 45۔ | کورم کی نشاندہی ------------ | 2012 |

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **جمعۃ المبارک،26۔فروری 2016** | |
| | **جلد 19:شمارہ 21** | |
| 46۔ | ایجنڈا | 2015 |
| 47۔ | تلاوت قرآن پاک وترجمہ | 2017 |
| 48۔ | نعت رسول مقبولﷺ | 2018 |
| | **تعزیت** | |
| 49۔ | معزز ممبر حاجی عمران ظفر کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت | 2019 |
| | **سوالات** (محکمہ جات قانون و پارلیمانی امور اور انرجی) | |
| 50۔ | نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات | 2019 |
| 51۔ | نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) | 2050 |
| | **تحاریک التوائے کار** | |
| 52۔ | لاہور کے بڑے ہوٹلوں میں مضر صحت پانی کا استعمال | 2055 |
| 53۔ | ہائر ایجوکیشن کا چار سالہ بی ایس پروگرام شروع کرنے سے طلباء وطالبات کو پریشانی کا سامنا | 2056 |
| 54۔ | سیالکوٹ یونین کونسل اسلام آباد میں باؤلے کتے کے کاٹنے کے واقعات میں اضافہ | 2057 |
| 55۔ | گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور کے ڈاکٹرز اور عملہ کا مریضوں سے ناروا سلوک | 2059 |
| 56۔ | شور کوٹ کینٹ روڈ پر واقع کشمیر شوگر مل کا بوائلر پھٹنے سے کئی مزدور جاں بحق اور متعدد زخمی | 2059 |
| 57۔ | کورم کی نشاندہی | 2060 |

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | سرکاری کارروائی | |
| 58۔ | قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ | 2062 |
| 59۔ | قرارداد پیش کرنے کے لئے آئین کی دفعہ 144 کے تحت اجازت کی تحریک ------------ | 2063 |
| | قرارداد | |
| 60۔ | اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) قانون کے مطابق ہندو میرج سے متعلق امور کو منضبط کرنا------------ | 2064 |
| | مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا) | |
| 61۔ | مسودہ قانون (ترمیم) (ترویج و انضباط) نجی تعلیمی ادارے پنجاب 2015------------ | 2065 |
| 62۔ | قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ | 2073 |
| | مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا) | |
| 63۔ | مسودہ قانون (ترمیم) ایجوکیشن فاؤنڈیشن پنجاب 2015 ------------ | 2074 |
| 64۔ | قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ | 2077 |
| | مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا) | |
| 65۔ | مسودہ قانون (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015 ------------ | 2078 |
| 66۔ | قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ | 2081 |
| | مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا) | |
| 67۔ | مسودہ قانون (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015------------ | 2082 |
| | پوائنٹ آف آرڈر | |
| 68۔ | میانوالی کے دانش سکول میں زیر تعلیم بچی زہریلا کھانا کھانے سے جاں بحق ------------ | 2085 |
| 69۔ | اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------ | 2087 |
| 70۔ | انڈکس | |

1795

# ایجنڈا

# برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

## منعقدہ 23-فروری 2016

### تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

### سوالات

(محکمہ کالونیز)

### نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

# غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 16-فروری 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں)

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع راجن پور اور ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہیپاٹائٹس کے بڑھتے ہوئے مرض کے علاج اور روک تھام کے لئے اقدامات کئے جائیں نیز ان اضلاع کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس سنٹرز قائم کئے جائیں اور ان سنٹرز میں مریضوں کو ہیپاٹائٹس کے **انجکشن**/ادویات بلاقیمت مہیا کئے جانے کے انتظامات کئے جائیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1- محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں خواتین کو فنی تعلیم کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

2- جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ چونکہ پنجاب میں 30 فیصد عوام غیر معیاری پانی پینے کی وجہ سے موت کے منہ چلے جاتے ہیں للٰذا پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔

3- چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں، عملے کی حاضری، کارکردگی کمپیوٹرائزڈ کرنے کو یقینی بنایا جائے نیز مریضوں کو دی جانے والی ادویات اور آپریشنز کا ریکارڈ بھی کمپیوٹرائزڈ کیا جائے۔

1796

4۔ شیخ علاؤالدین: اس ایوان کی رائے ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے فیصلے کے مطابق حج و عمرہ کو صرف اور صرف حکومتی ذمہ داری قرار دیا جائے اور پرائیویٹ حج و عمرہ ٹور آپریٹرز جو اب (Luxury) حج کا 15 لاکھ روپے تک وصول کر رہے ہیں کو اس اہم مذہبی ذمہ داری کو منافع بخش کاروباری حیثیت میں چلانے سے روکا جائے۔

5۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ تمام ٹی وی چینلز پر جرائم اور مقدمات کی dramatization پر پابندی لگائی جائے۔

1797

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## سولہویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

### منگل، 23۔فروری 2016

### (یوم الثلاثہ، 14۔جمادی الاوّل 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُم بِٱلۡغَيۡبِ لَهُم
مَّغۡفِرَةٞ وَأَجۡرٞ كَبِيرٞ ﴿١٢﴾ وَأَسِرُّواْ قَوۡلَكُمۡ أَوِ ٱجۡهَرُواْ بِهِۦٓۖ إِنَّهُۥ عَلِيمُۢ
بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿١٣﴾ أَلَا يَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلۡخَبِيرُ ﴿١٤﴾
هُوَ ٱلَّذِي جَعَلَ لَكُمُ ٱلۡأَرۡضَ ذَلُولٗا فَٱمۡشُواْ فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُواْ
هُوَ ٱلَّذِي جَعَلَ لَكُمُ ٱلۡأَرۡضَ ذَلُولٗا فَٱمۡشُواْ فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُواْ
مِن رِّزۡقِهِۦۖ وَإِلَيۡهِ ٱلنُّشُورُ ﴿١٥﴾ ءَأَمِنتُم مَّن فِي ٱلسَّمَآءِ أَن يَخۡسِفَ
بِكُمُ ٱلۡأَرۡضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿١٦﴾ أَمۡ أَمِنتُم مَّن فِي ٱلسَّمَآءِ أَن يُرۡسِلَ
عَلَيۡكُمۡ حَاصِبٗاۖ فَسَتَعۡلَمُونَ كَيۡفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدۡ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ
مِن قَبۡلِهِمۡ فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾

**سُوۡرَةُ المُلک آیات12 تا18**

(اور) جو لوگ بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے(12) اور تم (لوگ) بات پوشیدہ کہو یا ظاہر وہ دل کے بھیدوں تک سے واقف ہے(13) بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے؟ وہ تو پوشیدہ باتوں کا جاننے والا اور (ہر چیز سے) آگاہ ہے(14) وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو نرم کیا تو اس کی راہوں میں چلو پھرو اور اللہ کا (دیا ہو) رزق کھاؤ اور (تم کو) اسی کے پاس (قبروں سے) نکل کر جانا ہے(15) کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے بے خوف ہو کہ تم کو زمین میں دھنسا دے اور وہ اس وقت حرکت کرنے لگے(16) کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے نڈر ہو کہ تم پر کنکر بھری ہوا چھوڑ دے۔ سو تم عنقریب جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے(17) اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی جھٹلایا تھا سو (دیکھ لو کہ) میرا کیسا عذاب ہوا(18)

**وما علینا الا البلاغo**

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

باغ دنیا کو بسانے کے لئے آپ آئے
گلشن دل کو سجانے کے لئے آپ آئے
جو بھٹکتے ہیں اندھیروں میں غم دل لے کر
ان کو سینے سے لگانے کے لئے آپ آئے
جل کے جس آگ میں انسان فنا ہو جائے
اُن سزاؤں سے بچانے کے لئے آپ آئے
اُس خدا سے ہی طلب کر ہر گھڑی ہر ساعت
سب جہاں کو یہ بتانے کے لئے آپ آئے
کوئی کافر ہو یا مسلمان بھٹکتا جگ میں
راہ حق سب کو دکھانے کے لئے آپ آئے

## سوالات

### (محکمہ کالونیز)

### نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

**جناب سپیکر:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ کالونیز سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔جی، محترمہ!

**محترمہ راحیلہ انور:** جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1186 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### ضلع جہلم: سرکاری اراضی ودیگر تفصیلات

*1186: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں سرکاری اراضی کس کس موضع میں کتنی کتنی ہے؟

(ب) کتنی اراضی لیز/پٹہ/ٹھیکہ پر دی گئی ہے اور اس سے سالانہ کتنی رقم حکومت کو وصول ہو رہی ہے؟

(ج) کتنی اراضی خالی اور بنجر کس کس جگہ پر پڑی ہے؟

(د) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے، ان کے نام، ولدیت اور پتاجات اور موضع مع سرکاری اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروانے اور اس کو بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):**

(الف) ضلع جہلم میں کل 385574 ایکڑ، ایک کنال، تین مرلے سرکاری رقبہ اراضی موجود ہے جس کی موضع وار/(تحصیل وار) تفصیل جھنڈی (الف، ب، ج، د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 13مرلے رقبہ موبی لنک ٹیلیفون کمپنی اور 2کنال رقبہ محکمہ انٹیلی جنس بیورو کو بحکم بورڈآف ریونیو پنجاب، لیز پر دیا گیا ہے جس سے منجملہ سالانہ آمدن -/2,18,000روپے حکومت پنجاب کے خزانہ میں جمع ہوتی ہے۔

(ج) ضلع جہلم کی کل زمین 385574ایکڑ ایک کنال 3مرلہ میں سے 109579ایکڑ ایک کنال 12مرلہ رقبہ مختلف محکمہ جات کے زیر قبضہ ہے۔ جبکہ خالص بقایا سرکار 275994 ایکڑ 7کنال 11مرلہ ہے جو رکھ سرکار اور بنجر ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

| | |
|---|---|
| تحصیل جہلم | 135-Acre 5k-6-M |
| تحصیل دینہ | 73-Acre 1-K 9-M |
| تحصیل سوہاوہ | 10253-Acre 7-K 14-M |
| تحصیل پنڈدادن خان | 265532-Acre 1-K 2-M |
| میزان | 275994-Acre 7-K 11-M |

(د) کوئی سرکاری اراضی زیر ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(ہ) تاحال ضلع میں ایسی کوئی اراضی ناجائز قابضین کے پاس نہ ہے۔ حکومتی پالیسی ہے کہ زرعی سرکاری اراضی بذریعہ نیلام عام کاشت کاری کے لئے دی جاتی ہے۔ تاہم اس میں ناجائز قابضین کو پہلا حق دیا جاتا ہے اگر وہ دیگر شرائط پوری کرتا ہو۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ راحیلہ انور:** جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) میں جواب دیا ہے کہ 13مرلے رقبہ موبی لنک ٹیلیفون کمپنی اور 2کنال رقبہ محکمہ انٹیلی جنس بیورو کو بحکم بورڈ آف ریونیو پنجاب، لیز پر دیا گیا ہے۔ میرا سوال ہے کہ یہ جب رقبہ لیز پر دیتے ہیں تو کیا اس کا کوئی ٹینڈر یا auctionہوتی ہے، کیا بڑے بڑے اخبارات میں اس کے لئے اشتہار دیئے جاتے ہیں؟ یہ مجھے اس طریق کار کو elaborate کر دیں کہ لیز پر رقبہ کس طرح دیا جاتا ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر! جز(ب) کا جواب ہے کہ 13مرلے رقبہ موبی لنک ٹیلیفون کمپنی اور 2کنال رقبہ محکمہ انٹیلی جنس بیورو کو بحکم بورڈ آف ریونیو پنجاب نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے۔ اس کے through لیز پر دیا گیا ہے۔

**جناب سپیکر:** وہ تو آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن وہ پوچھ رہے ہیں کہ کس طریقے سے مطلب کیا کوئی add کے ذریعے دیتے ہیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر! اس میں جو انٹیلی جنس بیورو کو دیا گیا ہے وہ محکمانہ طور پر دیا گیا ہے اور جو موبی لنک کمپنی کو دیا گیا ہے تو وہ میرا خیال ہے کہ نیلامی کے ذریعے سے دیا گیا ہے۔

**محترمہ راحیلہ انور:** جناب سپیکر! یہ پلیز وہ طریق کار بتا دیں کہ کیا طریق کار ہے کیونکہ خیال سے تو میرے سوال کا جواب نہیں آئے گا؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر! یہ ایک process کے through ہی دیا گیا ہو گا۔

**جناب سپیکر:** پارلیمانی سیکرٹری صاحب! دیا گیا ہو گا نہیں ہے آپ بار بار ایک ہی بات کر رہے ہیں، آپ مکمل طریق کار بتائیں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر! یعنی موبی لنک کمپنی کو محکمے نے ایک process کے through ہی دیا گیا ہے اس میں نہ ہی کسی کو oblige کیا گیا ہے۔ یہ مکمل ایک process کے through ہی دیا گیا ہے۔

**محترمہ راحیلہ انور:** جناب سپیکر! یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔ یہ kindly میرے سوال کا جواب دیں کیونکہ میں نے ان سے کچھ اور پوچھا ہے اور یہ کچھ اور کہہ رہے ہیں۔

**میاں محمد اسلم اقبال:** جناب سپیکر! آپ ہی اس کا جواب دے دیں۔

**محترمہ راحیلہ انور:** جناب سپیکر! مجھے جواب چاہئے۔

**میاں محمد اسلم اقبال:** جناب سپیکر! محکمہ کے سیکرٹری ہی جواب دے دیں۔

**جناب سپیکر:** No, no please یہاں پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں۔

**جناب محمد انیس قریشی:** جناب سپیکر! میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** نہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب دیں گے۔ اگر آپ ان کی مدد کسی اور طریقے سے کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کیا اعتراض ہے؟

**میاں محمد اسلم اقبال:** جناب سپیکر! کل بھی یہی حال تھا اور آج بھی یہی حال ہے۔ اسمبلی کو[***] ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ میں اور آپ تو [*****] لیکن اسمبلی اور ایوان کو ایسے نہ کہیں۔ جی، محترمہ! آپ مزید ضمنی سوال کر لیں ابھی وہ پھر جواب دے دیں گے۔

**محترمہ راحیلہ انور:** جناب سپیکر! میں امید رکھتی ہوں کہ یہ آخر میں پھر مجھے اس کا جواب دے دیں گے۔ اگر یہ مجھے تھوڑا ہی بتا دیتے تو میں اگلا سوال کرنے کے قابل ہوتی کیونکہ جب مجھے اس کا ہی جواب نہیں ملے گا تو میں آگے کیسے سوال کروں گی کہ باقی محکمہ کیا کر رہا ہے؟

**جناب سپیکر:** اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کی مکمل انکوائری کر کے اس ایوان کو report back کریں گے کہ آپ نے کیا کارروائی کی ہے جو کہ آپ کو صحیح جواب نہیں دیا گیا۔ جب یہ محکمہ آئے گا تو آپ کو اس کا مکمل جواب لے کر ایوان کو بتانا پڑے گا۔ یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چوہدری زاہد اکرم):** جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

**جناب سپیکر:** اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس ایوان کو وہ کارروائی بھی بتائیں گے کہ آپ نے کیا کیا ہے؟

**محترمہ راحیلہ انور:** جناب سپیکر! اس میں میرے اور بھی ضمنی سوال ہیں پھر یہ ایک ہی دفعہ مجھے اس کا جواب دے دیں گے؟

**جناب سپیکر:** محترمہ! اس سوال کو میں نے اب pending کر دیا ہے۔

**محترمہ راحیلہ انور:** جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1227 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع جہلم: محکمہ مال و کالونیز کی ملکیتی اراضی والاٹمنٹ کی تفصیلات

*1227: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(الف) سال2008تاحال ضلع جہلم میں محکمہ کی ملکیتی کتنی اراضی کتنے افراد کو الاٹ یا فروخت کے ذریعے دی گئی ہے، ان افراد کے نام مع اراضی کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) یہ اراضی کن کن افسران واہلکاران کے احکامات سے الاٹ کی گئی، ان کے نام، عہدہ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):**

(الف) سال2008تاحال ضلع جہلم میں کوئی اراضی کسی شخص کو الاٹ یا فروخت نہ کی گئی ہے۔

(ب) اس سوال کا جواب سوال(الف) کے جواب سے واضح ہے۔ مزید برآں حکومت وقت سرکاری زمینوں کی disposal اور انتظام کے بارے ایک شفاف پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ سابقہ حکومت نے اپنے صوابدیدی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بہت سی سرکاری املاک Sale by Private Treaty کے تحت اپنے منظور نظر لوگوں کو ارزاں نرخوں پر فروخت کیں۔ ایسے 68 کیسز کی بابت ایک مقدمہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت تھا۔ جن میں کچھ سرکاری و نیم سرکاری اداروں کے کیس بھی شامل تھے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ سپریم کورٹ میں سماعت کے دوران مذکورہ نئی پالیسی عدالت عظمیٰ میں پیش کی گئی جس پر عدالت نے اطمینان کا اظہار کیا اور اب اس پالیسی کے تحت Sale by Private Treaty ختم کر دی گئی ہے اور اب تمام sale بذریعہ نیلام عام عمل میں لائی جارہی ہے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ راحیلہ انور:** جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) میں بتایا ہے کہ سابقہ حکومت نے اپنے صوابدیدی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بہت سی سرکاری املاک Sale by Private Treaty کے تحت اپنے منظور نظر لوگوں کو ارزاں نرخوں پر فروخت کیں۔ میرا ان سے سوال ہے کہ یہ تو آخر میں کہہ رہے ہیں کہ Sale by Private Treaty ختم کر دی گئی ہے اگر یہ ختم ہو گئی ہے تو کیا حکومت کا صوابدیدی اختیار بھی ختم ہو گیا ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر! پچھلے چودھری پرویز الٰہی کے دور حکومت میں۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کسی کا نام لئے بغیر بات کریں یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔اب آپ نے جو جواب دے دیا ہے اس کے مطابق بات کریں۔ وہ آپ کو کچھ اور پوچھ رہی ہیں لیکن جو آپ بتا رہے ہیں وہ نہیں پوچھ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! پچھلے دور حکومت میں کچھ کیسز تھے جس میں انہوں نے اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کرتے ہوئے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ پوچھ رہی ہیں کہ کیا اب صوابدیدی اختیارات ختم ہو چکے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! جی، اب وہ اختیارات ختم ہو چکے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! کیا یہ surety سے بات کر رہے ہیں کہ یہ اختیارات ختم ہو چکے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! Surety سے بات کر رہا ہوں کہ یہ sale scheme بند کر دی گئی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! وہ سکیم تو بند ہو گئی ہے لیکن میں تو صوابدیدی اختیارات کے بارے میں بات کر رہی ہوں۔ Kindly یہ یہاں پر ensure کروا دیں کہ اختیارات بھی ختم ہو گئے ہیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! کیا یہاں پر چودھری پرویز الٰہی کا نام لینا منع ہے۔

جناب سپیکر: کھگہ صاحب! کسی کا بھی اس طرح سے نام لینا اچھا نہیں لگتا۔ کیا آپ کو یہ ان کی باتیں اچھی لگی ہیں، اگر اچھی لگی ہیں تو چلو ٹھیک ہے پھر رہنے دو۔ میں یہ نہیں کہتا وہ معزز ممبر ہیں میں ایسی بات نہیں کہتا ہوں۔ بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میں نے ان کے دور کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے ان کے دور کی بات کی ہے۔ جی، وہ کہہ رہی ہیں کہ کیا اب صوابدیدی اختیارات ختم ہو گئے ہیں اس کا آپ نے کیا جواب دیا ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر! جی، میں نے جواب دے دیا ہے کہ وہ ختم ہو گئے ہیں۔

**جناب سپیکر:** محترمہ!وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اختیارات ختم ہو چکے ہیں۔اس بارے میں کوئی اور ضمنی سوال کریں۔اگلا سوال بھی آپ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

**محترمہ راحیلہ انور:** جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1293 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## سرکاری اراضی کا ریٹ مقرر کرنے کے قواعد وضوابط و دیگر تفصیلات

*1293: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے جن علاقوں میں زمین کا مارکیٹ ریٹ ایک لاکھ روپے فی مرلہ ہے وہاں پر سرکاری زمین کا ریٹ 20ہزار روپے فی مرلہ کیوں ہے سرکاری زمین کا ریٹ بھی مارکیٹ ریٹ کے مطابق کیوں نہیں ہوتا؟

(ب) کیا حکومت سرکاری زمین کا ریٹ مارکیٹ ریٹ کے مطابق فی مرلہ fix کر کے کروڑوں روپے کا ریونیو وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) محکمہ مال کن قواعد وضوابط کے تحت سرکاری زمین کا ریٹ مقرر کرتا ہے اور ریٹ مقرر کرتے وقت کن عوامل کو مدنظر رکھا جاتا ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):**

(الف) صوبہ میں سرکاری زمین کا ریٹ کسی بھی مقام پر مقرر نہ ہے سرکاری زمین کی قیمت تشخیص کرنے کے لئے بروئے نوٹیفکیشن نمبری CS-852-85/551 مورخہ 20-02-1985 محکمہ مال نے ضلعی سطح پر ایک کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو سرکاری زمین کی قیمت کا تعین کرتی ہے۔اس کے بعد صوبائی پرائس تشخیص کمیٹی اس کا جائزہ لے کر قیمت کو فائنل کرتی ہے۔

مزید برآں سرکاری زمین موجودہ بازاری قیمت کے علاوہ فروخت نہیں کی جاسکتی اور بازاری قیمت پر بھی 10 فیصد سرچارج لیا جاتا ہے۔

(ب) سرکاری اراضی کی قیمت کا تعین متعلقہ ضلعی پرائس تشخیص کمیٹی (DPAC) اور صوبائی پرائس تشخیص کمیٹی(PPAC) کرتی ہیں۔ جو مندرجہ ذیل نکات کو زیر غور لاتے ہوئے قیمت کا تعین کرتی ہے:

1۔ ابتدائی تشخیص تحصیلدار متعلقہ ہدایات کے مطابق اوسط بیعہ مقرر کرے گا۔

2۔ Collector / ACمتعلقہ موقعہ ملاحظہ کرکے اوسط بیعہ / بازاری قیمت کی پڑتال کرے گا۔

3۔ کمیٹی مجوزہ تشخیص شدہ قیمت کا تفصیلاً جائزہ لے گی اور قیمت تشخیص کرے گی اور متعلقہ کمشنر کو بھجوا دے گی۔

4۔ کمشنر ذاتی طور پر تشخیص شدہ قیمت پر اطمینان کرے گا۔

5۔ تشخیص شدہ قیمت کو صوبائی تشخیص کمیٹی(PPAC) میں پیش کیا جاتا ہے اگر وہ مجوزہ قیمت پر اتفاق نہ کرے تو دوبارہ تشخیص کے لئے ضلعی کمیٹی(DPAC) کو بھیج دیا جاتا ہے۔

جملہ سرکاری اراضی ہائے کو فروخت کرنا حکومتی پالیسی نہ ہے کیونکہ اجتماعی عوامی مقاصد کے لئے سرکاری اراضی کی حکومت کو وقتاً فوقتاً ضرورت پڑتی رہتی ہے تاہم سرکاری ضروریات سے زائد اراضی تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد بذریعہ نیلام عام پنجاب پرائیوٹائزیشن بورڈ کے ذریعہ فروخت کی جاتی ہے جس کی حتمی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب دیتے ہیں۔

(ج) محکمہ مال نے سرکاری زمین کی قیمت تشخیص کرنے کے لئے ضلعی اور صوبائی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی ہوئی ہیں۔ تشخیص کی ہدایات بذریعہ مراسلہ نمبری 430-69/357-CS-III مورخہ 26-02-1969 اور بذریعہ مراسلہ نمبری 852-85-II-551-CS مورخہ 20-02-1985 جاری کی ہوئی ہیں۔ طریق کار درج ذیل ہے:

1. ابتدائی تشخیص تحصیلدار متعلقہ ہدایات کے مطابق اوسط بیعہ مقرر کرے گا۔

2. AC/Collector متعلقہ موقعہ ملاحظہ کرکے اوسط بیعہ / بازاری قیمت کی پڑتال کرے گا۔

3. کمیٹی مجوزہ تشخیص شدہ قیمت کا تفصیلاً جائزہ لے گی اور قیمت تشخیص کرے گی اور متعلقہ کمشنر کو بھجوا دے گی۔

4. کمشنر ذاتی طور پر تشخیص شدہ قیمت پر اطمینان کرے گا۔

5. تشخیص شدہ قیمت کو صوبائی تشخیص کمیٹی(PPAC) میں پیش کیا جاتا ہے اگر وہ مجوزہ قیمت پر اتفاق نہ کرے تو دوبارہ تشخیص کے لئے DPAC کو بھیج دیا جاتا ہے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ محکمہ مال نے ضلعی سطح پر ایک کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو سرکاری زمین کی قیمت کا تعین کرتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اس کے ممبران میں کون کون سے لوگ ہوتے ہیں، اس کمیٹی کا کیا criterion ہے اور اس میں کس طرح کے ممبران لئے جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! DPAC میں ڈی سی او، متعلقہ تحصیل کا اے سی، تحصیلدار، ای ڈی او ایکسائز اور ای ڈی او فنانس ان پانچ لوگوں پر مشتمل ڈسٹرکٹ میں کمیٹی ہوتی ہے جو اس علاقے کی قیمت کا تعین کرتی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں یہی ان سے پوچھنا چاہ رہی تھی تو میرا دوسرا اسی کے بارے میں سوال آ جائے گا کہ کیا کوئی public oversight کا طریقہ ہے کہ یہ شفاف ہو سکے اور public oversight کمیٹی میں اگر عوامی نمائندوں کو بھی شامل کر دیا جائے کیونکہ۔۔۔

جناب سپیکر: کن کو شامل کر لیا جائے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! کیونکہ جو کمیٹی بنتی ہے تو اس میں سب سرکاری لوگ ہی ہیں تو شاید عوامی نمائندوں کو onground ان سے بہتر پتا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! پھر آپ ایسی کوئی legislation کروالیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں یہ تجویز دے رہی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ آپ پھر legislation میں لے آئیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ان سے میں پوچھ رہی ہوں کہ کیا ایسی کوئی proposal ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ابھی ایسی کوئی proposal نہیں ہے۔ تو جو DPAC کی ہے وہ بتا دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! سوال نمبر 3422 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## اوکاڑہ: چک فیض آباد کی جناح آبادی سکیم کے مالکانہ حقوق کی تفصیلات

*3422: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں : کیاوزیر کالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں جناح آبادی سکیم کے تحت وہاں پر رہائش پذیر لوگوں کو مالکانہ حقوق دیئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاؤں کے لوگوں کو محکمہ ریونیو کے تحصیلدار، پٹواری نے مالکانہ حقوق کی اسناد اور فرد ملکیت بھی جاری کیں؟

(ج) مذکورہ گاؤں کے جن لوگوں کو مالکانہ حقوق کی اسناد اور فرد ملکیت جاری کی گئیں ان کے نام، ولدیت اور قومیت بتائی جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاؤں کے لوگوں کو اسناد اور مالکانہ حقوق ملنے کے باوجود گاؤں ہذا کے وڈیرے ان سے زبردستی مکان خالی کروالیتے ہیں جو ان وڈیروں کا کہنا نہیں مانتا، ان کو گھر سے بے دخل کردیا جاتا ہے جبکہ یہ لوگ 60/50 سال سے رہائش پذیر ہیں؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ گاؤں کے لوگوں کو جاری کی گئی اسناد پر عملدرآمد کروانے اور فرد ملکیت پر انتقال درج کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) یہ درست ہے کہ چک فیض آباد داخلی کھولے مرید والے تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں 59افراد کو مالکانہ حقوق کی اسناد جاری کی گئیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ جن 59افراد کو مالکانہ حقوق کی اسناد جاری ہوئیں ان کے انتقالات درج کرکے انتقالات کی نقول اسناد کے ساتھ فراہم کی گئی ہیں۔

(ج) جن افراد کو مالکانہ حقوق کی اسناد فرد ملکیت جاری کی گئی ہیں ان کے نام، ولدیت اور قومیت (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کیونکہ دفتر ہذا کو کوئی ایسی تحریری شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ہ) جیسا کہ جز (ج) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میرا جز(ہ) کے بارے میں ضمنی سوال ہے کہ اس میں میرا سوال یہ تھا اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ گاؤں کے لوگوں کو جاری کی گئی اسناد پر عملدرآمد کروانے اور فرد ملکیت پر انتقال درج کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اور جز(د) میں سوال تھا کہ اس میں جن لوگوں کو انہوں نے مالکانہ حقوق دیئے ہیں ان کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ وہاں پر جو بااثر افراد ہیں وہ ان کو وقتی طور پر تو اس جگہ پر رہنے کا حق دیتے ہیں لیکن کچھ عرصہ کے بعد جب وہ ان کی بات نہیں مانتے تو انہیں بے دخل کر دیا جاتا ہے تو اس پر شکایات بہت زیادہ ہیں لیکن انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ کوئی شکایت درج نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس ایسی کوئی شکایت نہیں آئی۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میرا اس سے جو concern ہے وہ یہ ہے کہ میں اس جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں کیونکہ وہاں آئے دن لوگ کمشنر اور اے سی کے دفتر کے باہر بیٹھے ہوتے ہیں اور شکایات کے انبار ہیں لیکن محکمہ ان کی شکایات درج ہی نہیں کرتا اور یہاں پر جان چھڑانے کے لئے صرف یہ لکھ دیا گیا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! نہیں۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! کوئی شکایت درج نہیں ہوئی؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کوئی particular case بتائیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ جواب بالکل غلط ہے، وہاں شکایات کے انبار لگے ہوئے ہیں اور لوگوں کے ساتھ بہت زیادتی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ آپ کیا کر رہی ہیں کوئی ضمنی سوال کریں تاکہ میں ان سے پوچھنے والا بھی بنوں۔ انہوں نے آپ کو جواب دے دیا ہے۔ آپ کے پاس کوئی شکایت ہے تو اس کی بات کریں۔ یہ بات آپ کی ٹھیک نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے طور پر صحیح جواب دیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 331 جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1021 میاں محمد اسلام اسلم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ زیب النساء اعوان کا ہے۔

**MRS RAHEELA ANWAR:** On her behalf.

جناب سپیکر: جی،آپ پہلے کتنے سوال پوچھ چکی ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا ایک سوال pending ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی،آپ نے اپنے تین سوال take up کر لئے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: میرا ایک سوال pending ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔آپ کا بہت شکریہ۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!میں ان کے behalf پر کر سکتی ہوں۔(معزز ممبر نے محترمہ زیب النساء اعوان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی،سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!سوال نمبر 1057 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع چکوال: سرکاری اراضی کی تفصیلات

*1057: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چکوال میں حکومت کی سرکاری اراضی کتنی ہے اور کس کس جگہ ہے؟

(ب) کتنی اراضی زیر کاشت ہے اور کتنی اراضی خالی پڑی ہے؟

(ج) کتنی اراضی کن کن افراد کو لیز/پٹہ یا ٹھیکہ پر دی گئی ہے،اس اراضی کی تفصیل اور جن کو دی گئی ان افراد کے نام،پتا جات بیان کریں؟

(د) اس اراضی سے حکومت کو کتنی سالانہ آمدن ہو رہی ہے؟

(ہ) ضلع چکوال میں کتنی سرکاری اراضی ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے، کیا حکومت ناجائز قابضین سے اراضی واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):

(الف) ضلع چکوال میں رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت پنجاب (سٹیٹ لینڈ، سابقا متروکہ، نزول لینڈ) کی تفصیل حسب ذیل ہے:

کل رقبہ1,42,530ایکڑ۔

(1) رقبہ مقبوضہ صوبائی حکومت3808ایکڑ۔

(2) رقبہ مقبوضہ قابضان / بلاگان909ایکڑ۔

(3) مشترکہ رقبہ صوبائی حکومت ہمراہ پرائیویٹ مالکان568ایکڑ۔

(4) رقبہ مقبوضہ سرکاری محکمہ جات بشمول محکمہ جنگلات1,37,245ایکڑ۔

نوٹ: رقبہ ملکیتی و مقبوضہ صوبائی حکومت تعدادی3808ایکڑ سالم ضلع چکوال کے455 مواضعات میں چھوٹے چھوٹ بکھرے ہوئے قطعات میں ہے۔

(ب) 810ایکڑمزروعہ، کاشتہ 2998 غیر مزروعہ وخالی ہے۔

(ج) تحصیل چکوال کے موضع رکھ سرلہ میں62ایکڑاراضی مورخہ 2013-04-30تک لیز/پٹہ پر تھی جس کی رقم پٹہ / معاوضہ مبلغ2,25,257روپے سالم وصول ہوکر داخل خزانہ سرکار ہو چکی ہے۔اس کے بعدپٹہ داران نے رقبہ لیز/پٹہ پر لینے کی درخواست تاحال نہ دی ہے۔

(د) ندارد۔

(ہ) کوئی رقبہ زیر قبضہ ناجائزقابضان نہ ہے سالم اراضی واگزار ہوکر مقبوضہ صوبائی حکومت ہے۔ مزید برآں حکومت وقت سرکاری زمینوں کیdisposalاور انتظام کے بارے ایک شفاف پالیسی پر عمل پیرا ہے۔

سابقاحکومت نے اپنے صوابدیدی اختیارات کااستعمال کرتے ہوئے بہت سی سرکاری املاک Sale by Private Treaty کے تحت اپنے منظور نظر لوگوں کو ارزاں نرخوں پر فروخت کیں۔ایسے68 کیسز کی بابت ایک مقدمہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت تھا جن میں کچھ سرکاری ونیم سرکاری اداروں کے کیس بھی شامل تھے۔ جس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ سپریم کورٹ میں سماعت کے دوران مذکورہ پالیسی عدالت عظمیٰ میں پیش کی گئی جس پر عدالت نے اطمینان کا اظہار کیااور اب اس پالیسی کے تحتTreaty Sale by Private ختم کردی گئی ہےاور اب تمامsaleبذریعہ نیلام عام عمل میں لائی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں جواب سےsatisfy ہوں اس لئے ضمنی سوال کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں جواب سے satisfy ہوں اس لئے کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3106 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ ان کے جتنے بھی سوال ہیں اُن کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اُن کا accident ہوا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے جو حلقہ پی پی۔222 سے ہیں۔ جی، جناب محمد ارشد ملک صاحب! سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 3562 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع ساہیوال کی حدود میں محکمہ مال کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3562: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ مال و کالونیز کی کس کس جگہ زرعی اور شہری اراضی ہے؟

(ب) کون کون سی اراضی پر کس کس شخص یا ادارے نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) کون کون سی اراضی ایکڑ وار کتنی رقم پر لیز/پٹہ/ٹھیکہ پر دی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) ضلع ساہیوال کے مختلف چکوک ہائے میں 9409 ایکڑ 6 کنال 9 مرلے رقبہ ہے جس میں سے 5204 ایکڑ 6 کنال ایک مرلہ زرعی اراضی ہے اور 4205 ایکڑ 2 کنال 8 مرلے شہری اراضی ہے۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال کے مختلف چکوک میں 297 ایکڑ رقبہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کر رکھا ہے جس پر متعدد گھرانہ جات قابض ہیں۔ اس کے علاوہ محکمہ مال کے کسی رقبہ پر کسی محکمہ کا کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے۔ ناجائز قبضہ کی تفصیل تحصیل ساہیوال و ناجائز قبضہ کی تفصیل تحصیل چیچہ وطنی جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں عارضی کاشت سکیم کے تحت رقبہ زیر پٹہ 421ایکڑ ایک کنال اور ایک مرلہ ہے اور رقم پٹہ برائے سال 13-2012 مبلغ -/50,44,789روپے داخل خزانہ سرکار ہو چکی ہے، رقبہ کی تفصیل ایکڑ وار تحصیل چیچہ وطنی جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور تحصیل ساہیوال کی تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کون کون سی اراضی پر کس کس شخص یا ادارے نے قبضہ کر رکھا ہے؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ساہیوال میں 8784 ایکڑ گورنمنٹ کی زمین ہے جس میں سے زرعی رقبہ 4583 ایکڑ ہے اور اربن رقبہ 4200 ایکڑ ہے۔ اس میں محکمے نے بتایا ہے کہ زیر پٹہ 159 ایکڑ 3 کنال اور 18 مرلے ہیں۔ اس سے آگے انہوں نے بتایا ہے کہ ناجائز قابضین کے پاس 297 ایکڑ ہیں لیکن باقی جو 8327 ایکڑ 5 کنال 16 مرلے ہے اس کا بتایا ہی نہیں گیا لہٰذا اس کے بارے میں بتادیں۔

**جناب سپیکر:** کیا پوچھا جائے؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! پوچھا گیا تھا کہ وہ زمین کس کس کے پاس ہے؟

**جناب سپیکر:** جز (ج) میں جھنڈیاں بھی لگائی ہوئی ہیں۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! وہ صرف خالی جھنڈیاں ہی ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں تو پھر میں اگلی بات کرتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے بات سن لی ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر! سن لی ہے۔ ضلع ساہیوال میں 8700 نہیں بلکہ 9409 ایکڑ زمین ہے۔ یہ ضلع ساہیوال کا پوچھ رہے ہیں۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! ضلع میں واقعی اتنے ہی ایکڑ ہے لیکن میں نے صرف تحصیل کی بات کی ہے۔

**جناب سپیکر:** آپ نے ضلع کی بات پوچھی تھی۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر! جز (الف) پڑھیں تو یہ ضلع ساہیوال کی بات کر رہے ہیں نہ کہ یہ تحصیل ساہیوال کی بات کر رہے ہیں۔ اگر تحصیل کے حوالے سے

پوچھنا ہے تو معزز ممبر اپنا fresh question put کریں کیونکہ اس سوال میں ضلع کی بات ہو رہی ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد ارشد ملک! آپ اگلا ضمنی سوال کریں۔ یہ آپ کا نیا سوال بنے گا، کیا کر رہے ہیں؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! میری گزارش تو سن لیں۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں دیکھیں تو انہوں نے خود کہا ہے۔ ایک طرف ساہیوال ہے اور ایک طرف چیچہ وطنی ہے تو دونوں کو انہوں نے bifurcate کیا ہوا ہے۔ میں نے bifurcation کے مطابق تحصیل ساہیوال کا پوچھا ہے۔ اگر یہ ضلع ساہیوال کے متعلق بتانا چاہتے ہیں تو ضلع کے مطابق بتادیں۔ پورے ضلع میں کتنی ان کے پاس زمین ہے، اس میں ناجائز قابضین کتنے ہیں، پٹے پر کتنی ہے اور باقی land کا کیا status ہے، یہ بتادیں؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر! انہوں نے سوال میں جو پوچھا ہے وہ جھنڈی (الف) میں تفصیل بتائی ہے کہ ساہیوال تحصیل میں اتنی ہے اور چیچہ وطنی تحصیل میں اتنی ہے۔ یہ جھنڈی (الف) میں موجود ہے۔ ضلع ساہیوال میں 297 ایکڑ پر ناجائز قابضین ہیں جو چھوٹی چھوٹی کچی آبادیوں کی صورت میں مشتمل ہیں۔ میرے معزز ممبر جز (ب) کی تفصیل جھنڈی (ب) میں پڑھیں گے تو تفصیل میں لکھا ہوا ہے کہ اتنے رقبے پر اتنے لوگ موجود ہیں۔ یہ لوگ کچی آبادیوں کی صورت میں بیٹھے ہوئے ہیں، وہاں پر roads بھی بنی ہوئی ہیں، بجلی بھی لگی ہوئی ہے اور ان لوگوں کی applications بھی آئی ہیں جس پر گورنمنٹ work کر رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ کچی آبادیوں میں وہ جگہ declare ہو گی۔ وہاں پر کوئی بڑا ناجائز قابض نہیں ہے کہ وہ کاشتکاری کر رہے ہوں یا اتنے ایکڑ یا اتنے مربعے زمین ان کے قبضے میں ہو۔ باقی زمین کے متعلق اگر میرے معزز ممبر detail میں جائیں گے تو ان کو پتا چلے گا کہ ساہیوال شہر کی زمین پر ضلع کونسل، ٹی ایم اے اور مختلف محکموں کے دفاتر بنے ہوئے ہیں۔ اس کی ساری detail جھنڈیوں میں دی ہوئی ہے۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر!میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ انہوں نے ابھی بتایا ہے کہ 160ایکڑ زمین پر ناجائز قابضین قابض ہیں جہاں پر490افراد ہیں، یہ میں ساہیوال تحصیل کی بات کر رہا ہوں اور چیچہ وطنی تحصیل میں137ایکڑ پر قابضین ہیں۔انہوں نےon the floor of the House جیسے فرمایا ہے کہ اُس زمین پر سڑکیں بنی ہوئی ہیں اور لوگ پشت در پشت سے بیٹھے ہوئے ہیں۔یہ بتائیں کہ کب تک اس زمین کو کچی آبادی declareکرنے کاارادہ رکھتے ہیں تاکہ ان کو مالکانہ حقوق دے سکیں جیسے انہوں نے ابھی فرمایا ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر!ان کی applications under processہیں، جیسے ہی وہrequirementپر پورا اتریں گے تو ان کو کچی آبادیdeclareکر دیا جائے گا۔

**جناب سپیکر:** جی، کیا فرمایا ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر!جیسے ہی ان کیrequirement پوری ہوتی ہے تو نوٹیفکیشن جاری کیا جائے گا۔

**جناب سپیکر:** جی،ان کو مالکانہ حقوق مل جائیں گے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر!ابھی اس پر گورنمنٹ سوچ رہی ہے۔انشاء اللہ جیسے ہی کوئیdecisionہوگا تو ایوان کو مطلع کر دیا جائے گا۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر!آپ سے بڑے ادب سے التماس ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ابھی سوچ رہے ہیں۔ابھی معزز پارلیمانی سیکرٹری نے خودadmitکیا ہے کہ وہاں پر سڑکیں بن چکی ہیں اور بجلی کے میٹر لگ چکے ہیں یعنی وہ وہاں پرillegal occupantsہیں۔اگر وہاں پر سڑکیں بن چکی ہیں تو ظاہر ہے کہ وہاں پر گورنمنٹ کا فنڈ لگا ہوگا اور میٹر بھی لگے ہوئے ہیں۔جب وہاں پر496 گھروں میں لوگ رہ رہے ہیں تو ابھی یہ ان کے لئے سوچ رہے ہیں حالانکہ وہ لوگ میرے اور آپ کے یہاں اسمبلی میں ممبر بننے سے پہلے کے ہیں۔کوئی1980سے بیٹھا ہے تو کوئی1970سے بیٹھا ہوا ہے۔ یہ اس پر مہربانی کر کے بتادیں کہ یہ اُن کو کب تک مالکانہ حقوق دے دیں گے کیونکہ ہمon the floor of the Houseبات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!دوسرا آپ خود اس سوال کو پڑھ لیں کہ اس سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کس کس شخص یا ادارے نے قبضہ کر رکھا تھا؟اسی طرح انہوں نے جز(الف) کے جواب میں ٹوٹل رقبہ 9409ایکڑ6کنال 9مرلے بتایا ہے، کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ 297ایکڑ رقبہ پر ناجائز قابضین ہیں، کچھ زمین پٹہ پر ہے تو باقی زمین کدھر ہے؟

جناب سپیکر!میری اس میں submission یہ ہے کہ اس سوال کو pending کیا جائے کیونکہ یہ بڑا مفاد عامہ کا سوال ہے۔ وہاں پر لوگ ناجائز قابضین ہیں اور گورنمنٹ کا عرصہ دراز سے کروڑوں اربوں روپیہ کا ریونیو ضائع ہو رہا ہے لہٰذا اس بارے میں وہ دیکھ لیں کہ اب کیا کرنا ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر!جھنڈی(الف) میں انہیں تفصیل سے بتادیا گیا ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ٹوٹل نہیں ملتا جبکہ جھنڈی(الف) میں "ظاہر ہے کہ چیچہ وطنی کا کل رقبہ 625ایکڑ ہے اور ساہیوال کا 8784ایکڑ رقبہ ہے۔"اس سے آگے جو فیصلہ آپ کا ہو۔

**جناب سپیکر:** جو بات وہ کر رہے ہیں وہ سمجھیں ناں اور اس کا جواب دیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر پکی سڑکیں بھی آپ نے بنادی ہیں اور آگے کیا کارروائی ہوئی اور اب کوئی process چل رہا ہے یا نہیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر!رپورٹ کے مطابق کچھ درخواستیں موصول ہوئی ہیں جو کہ under process ہیں۔ معزز ممبر اگر کوئی اور درخواست وہاں دلوائیں تو اسے کارروائی میں لایا جا سکتا ہے۔

**جناب سپیکر:** وہ درخواست بھجوانا نہیں چاہتے بلکہ وہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ آپ نے کارروائی کہاں تک کی ہے اور کیا انہیں حقوق ملنے کی امید ہے یا نہیں اور اس حوالے سے آپ کے پاس کوئی چیز ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر!اس پر میری request ہو گی کہ اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

**جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر!بڑی مہربانی، اسے pending کر دیں کیونکہ مجھے یہ جھنڈی میں دکھا رہے ہیں۔۔۔

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہے اسے پارلیمانی سیکرٹری کی request پر pending کیا جاتا ہے۔

**جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر!شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! سوال نمبر 4171 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع ساہیوال میں سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*4171: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں : کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ساہیوال اور شہر (ضلع ساہیوال) میں کتنی سرکاری اراضی کس قصبہ اور گاؤں میں واقع ہے، کتنی اراضی پر دکانیں اور دفاتر ہیں؟

(ب) کتنی اراضی لیز، پٹہ، ٹھیکہ پر دی ہوئی ہے۔ اس سے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی آمدن حکومت کو ہوئی ہے۔ تفصیل سال وار بتائی جائے؟

(ج) کتنی اراضی پر ناجائز قابضین ہیں۔ اس اراضی کو ناجائز قابضین سے کیوں حکومت واگزار نہیں کروا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) تحصیل ساہیوال میں سرکاری اراضی کا کل رقبہ 8784 ایکڑ ایک کنال 14 مرلے ہے اس میں 4583 ایکڑ 6 کنال 18 مرلے زرعی ہے اور 4200 ایکڑ 2 کنال 16 مرلے پر مختلف محکمہ جات کے دفاتر ہیں اور تین ایکڑ پر دکانیں ہیں جس کی تفصیل (جھنڈی (الف و ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ مال نے 159 ایکڑ 3 کنال 18 مرلے رقبہ ٹھیکہ / پٹہ پر دے رکھا ہے جس کی 12-2011 میں سالانہ آمدن مبلغ -/28,66,622 روپے ہوئی ہے اور 13-2012 میں سالانہ آمدن -/24,48,814 روپے ہوئی ہے۔ تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ساہیوال میں 160 ایکڑ اراضی ملکیتی صوبائی حکومت پر ناجائز قابضین نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے جن کی تفصیل موضع وار تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کروانے کے لئے متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر صاحبان احکامات صادر کرتے ہیں جن کی تعمیل میں ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کرایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بہت سے ناجائز قابضین نے مختلف عدالت ہائے دیوانی سے حکم امتناعی وغیرہ حاصل کر رکھے ہیں

اوران کے کیس ہائے / اپیل ہائے زیر سماعت ہیں جس کی وجہ سے رقبہ واگزار کروانے میں دشواری کا سامنا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! جز(الف) کے جواب میں لکھا ہے کہ 4200ایکڑ 2کنال اور 16مرلے پر مختلف محکمہ جات کے دفاتر اور تین ایکڑ پر دکانیں ہیں جس کی تفصیل جھنڈی(الف)اور (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ وہی بات جو ابھی ملک ارشد صاحب فرما رہے تھے کہ محکمہ جات کے دفاتر اور دکانیں ہیں لیکن جو تفصیل مجھے دی گئی ہے،اگر میں آپ کو paper show کروں تو اس پر کوئی detail نہیں ہے کہ محکمہ جات تحصیل میں کہاں پر ہیں اور دکانیں کہاں پر ہیں لہٰذا یہ تفصیل نامکمل ہے اور تفصیل میں صرف صاف page دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں،وہ صاف page کہیں پر آپ نے چھوڑا ہو گا۔۔۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! نہیں۔مجھے تفصیل بتادیں کہ یہ دفاتر اور دکانیں کہاں پر ہیں؟

جناب سپیکر: جی،پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میں اس پر request کروں گا کہ اس سوال کو بھی pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: بھائی! آپ کیا کر رہے ہیں؟ What are you doing there

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: محترمہ! اس میں خالی page کہاں پر ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! تفصیل میں مجھے خالی page دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی،نہیں۔یہ خالی نہیں ہے اور آپ اسے دیکھ لیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اگر اس کی تفصیل نہیں بتا سکتے تو اس کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! دیکھیں آپ کی request آ رہی ہے اور آپ کی یہ بات مجھے پسند نہیں آئی۔I dislike this

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!اس سوال پر میں نے خود action لیا ہے کیونکہ میں اس کے جواب سے خود مطمئن نہیں ہوں اس لئے میں نے اس سوال کو pending کرنے کی request کی ہے۔

جناب سپیکر:جی، پارلیمانی سیکرٹری کی request پر اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور میری طرف سے ایسا order نہیں تھا۔ اگلا سوال نمبر 4384 شوکت علی لالیکا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رائے منصب علی خان:جناب سپیکر!اس سوال کو pending کر دیا جائے کیونکہ رواج تو یہ شروع ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر:جی، کس لئے اور آپ کس حیثیت میں کہہ رہے ہیں؟

رائے منصب علی خان:جناب سپیکر!وہ میرے دوست ہیں۔

جناب سپیکر:(قہقہہ) جی، نہیں۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!شکریہ۔ سوال نمبر 4400 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ٹوبہ ٹیک سنگھ:سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*4400:جناب امجد علی جاوید:کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سرکاری اراضی کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) کتنی اراضی کس کس کو لیز پر دی گئی ہے اور کتنی خالی ہے، لیز پر دی گئی زمین سے کتنی آمدن ہو رہی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کتنی اراضی پر ناجائز قابضین نے قبضہ کر رکھا ہے اور رقبہ مع قابضین تفصیل بتائیں؟

(د) کیا حکومت ناجائز قبضہ واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):**

(الف) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل بقایا سرکار رقبہ 4180ایکڑ03کنال17مرلے ہے جس میں سے رقبہ 1600ایکڑ0کنال18مرلہ عارضی کاشت سکیم پر الاٹ ہے۔ جبکہ رقبہ 2580ایکڑ2 کنال19مرلہ بقایا سرکار ہے جس کی تفصیل جھنڈی(الف، ب اور ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 1600ایکڑ18مرلہ عارضی کاشت / لیز پر الاٹ شدہ ہے۔ جس سے مبلغ -/59,62,708روپے آمدن ہو رہی ہے۔اس کے علاوہ اراضی 2580ایکڑ2کنال 19مرلہ بقایا سرکار خالی ہے۔

(ج) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 60ایکڑ3کنال4مرلے پر ناجائز قبضہ ہے۔ ناجائز قابض / چک وار تفصیل جھنڈی(د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رقبہ مذکورہ بالا کے مختلف عدالت ہائے میں کیس زیر سماعت ہیں۔ فیصلہ آنے پر حسب ضابطہ رقبہ واگزار کروالیا جائے گا۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**جناب امجد علی جاوید:** جناب سپیکر!میں نے کل بھی نشاندہی کی تھی کہ Chair کی رولنگ تھی کہ متعلقہ محکمے کے سیکرٹری یا ریونیو کے حوالے سے SMBR question day پر موجود ہوں گے اور اگر نہیں ہوں گے تو question take up نہیں کئے جائیں گے۔

**جناب سپیکر:** آپ کو کچھ نہیں نظر آتا؟

**جناب امجد علی جاوید:** جناب سپیکر! SMBR نہیں ہیں یعنی head نہیں ہیں۔

**جناب سپیکر:** نہیں، میں نے یہ نہیں کہا۔ ممبر کالونیز موجود ہیں اور اگر آپ اپنی بات کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔

**جناب امجد علی جاوید:** جناب سپیکر! نئی ruling آ گئی ہے؟

**جناب سپیکر:** ممبر کالونیز موجود ہیں۔

**جناب امجد علی جاوید:** جناب سپیکر! Head of the institute کی بات ہوئی تھی۔

**جناب سپیکر:** وہ کالونیز کے head ہیں۔ مہربانی کریں۔

**جناب امجد علی جاوید:** جناب سپیکر! جز(الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 1600 ایکڑ 0 کنال 18 مرلے عارضی کاشت سکیم پر الاٹ ہے تو عارضی کاشت کی ایک ہی سکیم ہے یا اس میں مختلف سکیمیں ہیں؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر! یہ عارضی کاشت پانچ سالہ سکیم، یک سالہ اور دو سالہ سکیمیں ہیں۔

**جناب امجد علی جاوید:** جناب سپیکر! جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ 60 ایکڑ تین کنال 4 مرلے پر ناجائز قبضہ ہے، میرا ایک سوال تھا جس میں صرف اس تحصیل کے تین گاؤں میں نے mention کئے تھے کہ ان میں کتنا ناجائز قبضہ ہے جس کے جواب میں محکمہ نے غلط جواب دیا کہ اس میں صرف 18 کنال ہے۔ اس کی جب انکوائری کمیٹی بنی اور رپورٹ آئی کہ تین دیہاتوں میں 2700 کنال رقبے کے ناجائز قبضے کی نشاندہی ہوئی تو اس ضمن میں میری عرض ہے کہ یہ بالکل حقائق کے منافی اور برعکس جواب ہے۔ ہماری تحصیل میں تو ایک گاؤں ایسا ہے جہاں صرف ایک گھر 40 مربع اراضی پر ناجائز قابض ہے جو ایک ہزار ایکڑ رقبہ بنتا ہے اور یہ کل پوری تحصیل میں صرف 60 ایکڑ رقبہ بنا رہے ہیں۔ یہ سوال متقاضی ہے کہ اسے کمیٹی کو refer کیا جائے تاکہ اس پر پوری تحقیق ہو اور محکمہ مسلسل غلط جواب دے رہا ہے اس لئے گزارش ہو گی کہ اسے کمیٹی کو بھجوائیں تاکہ اس کی deep study ہو اور اس کے بعد جواب آئے کہ state کا کتنا رقبہ ہے اور کتنا ان لوگوں کی ملی بھگت سے ناجائز قابضین کے پاس ہے تاکہ پتا چلے state کو کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور نیچے سے محکمہ لکھ لکھ کر کیا جواب دے رہا ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر! State land پر مختلف اوقات میں لوگ ناجائز قبضہ کرتے رہتے ہیں۔۔۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!خالی سرکاری جگہ پر مختلف جگہ پر لوگ ناجائز قبضہ کرتے ہیں لیکن اسے واگزار کروالیا جاتا ہے۔ موجودہ صورتحال کے مطابق جواب میں لکھاہوا ہے کہ 60ایکڑ پر جو ناجائز قابضین ہیں وہ مختلف عدالتوں میں۔۔۔

جناب سپیکر:آپ نے یہ بھیجاہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):جناب سپیکر!عدالتوں میں ان کی رٹیں موجود ہیں۔اس کے علاوہ اگر معزز ممبر کوئی اور نشاندہی کرتے ہیں تو اس پر کارروائی کی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر:جی،وہ نشاندہی پوچھ رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!محکمہ کے ریکارڈ کے مطابق میں نے بات کی ہے کہ صرف تین گاؤں کی study جو ہم نے کروائی تھی جس میں 18 کنال اور 2700 کنال کا فرق نکلا تھا اس لئے میری یہ عرض ہے کہ یہ state کا معاملہ ہے اور اربوں روپے زمین کی مالیت کا معاملہ ہے۔اسی طرح آہستہ آہستہ ہماری state کی زمینیں غرق ہوتی جارہی ہیں اور لوگوں کے قبضے میں جارہی ہیں اس کے لئے آپ سے استدعا ہے کہ اس کی پوری study اور انکوائری ہونی چاہئے۔آپ کمیٹی کو یہ refer کردیں تاکہ اس پر پورا جواب آجائے اور پتا چل جائے کہ محکمہ کیا کررہا ہے۔

جناب سپیکر!اس میں ہمارا چک نمبر 408گ،ب ہے۔۔۔

جناب سپیکر:پارلیمانی سیکرٹری صاحب!اس کو نوٹ کریں۔کون سا گاؤں ہے؟

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!چک نمبر 408گ،ب ہے جبکہ 405گ،ب میں بھی کچھ حصہ ہے۔اس گاؤں میں ایک فیملی 40مربع زمین پر ناجائز قابض ہے،یہ ہمارے علاقے کا ایک بڑا مشہور معاملہ ہے۔اسی طرح آگے مختلف ناجائز قابضین ہیں تو یہ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہماری تحصیل کی کم از کم ایک انکوائری کروائی جائے تاکہ پتا چلے کہ یہ ملی بھگت جو محکمہ کی چل رہی ہے وہ سامنے آسکے۔یہ اربوں روپے کی پراپرٹی کا معاملہ ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!آج تو آپ ہی جواب دے دیں۔

جناب سپیکر:میرے بھائی!آپ کے سوال کا تو میں نے کبھی غلط جواب نہیں دیا ہے۔میں دیتا ہوں جواب،جنہوں نے جواب دینا ہے وہ جواب دے رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اُس بے چارے معزز پارلیمانی سیکرٹری کا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر: آپ انہیں بے چارہ کیوں کہتے ہیں وہ اس ہاؤس کے معزز ممبر ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب جو انہوں نے بتایا ہے 408 گ ب چیک کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس کا decision آپ نے کرنا ہے اس سوال میں کوئی گاؤں mention نہیں کیا گیا تھا آپ اس پر جو بھی decision لیں گے اُس کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو کالونیز کی کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے وہ دو مہینے میں اس کی رپورٹ دے گی۔ اگلا سوال نمبر 4938 محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of تو کر دیتے ہیں لیکن شاید اس پر کوئی بات کرنا چاہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! on her behalf

جناب سپیکر: محترمہ آپ کے دو سوال ہو چکے ہیں آپ نہیں کر سکتیں۔ اگر کوئی اور معزز ممبر کرنا چاہے تو بے شک کر لے۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5206 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے اس کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب ابھی کیوں نہیں موصول ہوا؟

جناب سپیکر: اس کا نوٹس لیتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس پر کارروائی کر کے کب تک بتائیں گے؟ اس کا جواب نہیں آیا تین مہینے کے اندر جواب آنا چاہئے تھا۔ آپ اپنی مرضی سے بات کریں کسی سے سن کر بات نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس کا ڈسٹرکٹ سے جو جواب آیا تھا اُس سے ہماری کمیٹی مطمئن نہیں ہوئی تھی وہ واپس بھجوایا ہے next session میں انشاء اللہ تعالیٰ جواب پیش کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6000 باؤ اختر علی کا ہے لیکن اس کا جواب موصول نہیں ہوا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محکمے سے پوری طرح سے اس کے بارے میں پوچھیں اور کیا ایکشن ہوا جو آج تک انہوں نے جواب نہیں دیا اس کا ایکشن آپ نے کرنا ہے اور ایوان کو بتانا ہے۔

**باؤاختر علی:** جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**باؤاختر علی:** جناب سپیکر !اس سوال کو مجھے دیئے ہوئے ایک سال 13 دن ہو گئے ہیں اور تقریباً10 مہینے13 دن اس کو اسمبلی کو ترسیل کئے ہو گئے ہیں یہ بڑے مفاد عامہ کا سوال ہے، ضلع لاہور کے متعلق سوال ہے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے اس کا جواب دانستہ طور پر نہیں دیا۔

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سنیں ان کی بات۔ اس کا جواب کیوں نہیں آیا؟ اس کا جواب دیا جائے اور بتائیں کیا کارروائی کی ہے جنہوں نے اس کا جواب اب تک نہیں دیا۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):** جناب سپیکر! next session میں جواب موصول ہو جائے گا۔

**میاں محمد اسلم اقبال:** جناب سپیکر !اگر معزز پارلیمانی سیکرٹری کو کچھ problems آرہی ہیں تو کیا ایوان کے اندر آپ منسٹر صاحب کو پابند کریں گے کہ وہ آکر جواب دیں؟

**جناب سپیکر:** منسٹر کو پابند نہیں کیا جا سکتا لیکن پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب دینے کے پابند ہیں rule 54(3) کے تحت یہ ہاؤس میں اس کو لا کر بتائیں گے کہ کیا کارروائی ہوئی، اور کیا نوٹس لیا ہے اور اُس کو کیا سزا دی ہے؟

**میاں محمد اسلم اقبال:** جناب سپیکر !آپ منسٹر صاحب کا نام بتا دیں۔

**جناب سپیکر:** آپ کی بڑی مہربانی جن کا سوال ہے وہ کھڑے ہیں میں آپ کو کیسے اجازت دوں۔

**میاں محمد اسلم اقبال:** جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا نام بتا دیں؟

**جناب سپیکر:** آپ کی بڑی مہربانی! پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں۔

**باؤاختر علی:** جناب سپیکر! سوال میرا ہے مجھے تو بولنے کی اجازت دیں۔ مجھے تو مطمئن کیا جائے میں نے جو سوال کیا ہے اُس کا کیا بنا ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، اُس سوال کو میں نے pending کرنے کا کہہ دیا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! pending کرنے سے بات نہیں بنتی یہ روایت آج چلی آرہی ہے کہ ہر سوال کو pending کیا جا رہا ہے اور یہ جو میرا سوال ہے یہ نہایت مفاد عامہ کا سوال ہے اور مجھے قابضین کا پتا ہے۔ آپ اُس پر ایکشن لیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحب کا نام پوچھا تھا۔

جناب سپیکر: میں آپ کو اجازت دے رہا ہوں آپ نوٹیفکیشن دیکھیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! آپ میرے سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب rule 54(3) کے تحت کارروائی کر کے ایوان کو بتائیں گے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! on her behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا نام بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ آپ سے کچھ پوچھ رہے ہیں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! آپ سے پوچھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں؟ آپ نوٹیفکیشن دیکھیں، سوال نمبر بولیں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! سوال نمبر 6177 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ فائزہ احمد ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## جڑانوالہ میں سرکاری رقبہ لیز پر دینے سے متعلقہ تفصیلات

*6177: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 150 ر ب مدھو آنہ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد گاؤں کا کل رقبہ 50 مربع پر مشتمل ہے، جس میں 25 مربع رقبہ سرکاری ہے، یہ سرکاری رقبہ کن کن لوگوں کو کس کس سکیم کے تحت لیز/پٹہ پر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاؤں میں چند بااثر لوگ رقبہ پر قابض ہیں، یہ لوگ کب سے رقبہ ہذا پر قابض ہیں، ان کے نام وپتااور رقبہ کی ایکڑ کے لحاظ سے تعداد بتائی جائے؟

(ج) کیاحکومت ناجائز قابضین سے سرکاری رقبہ واگزار کروانے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم):

(الف) چک نمبر150 رب، تحصیل جڑانوالہ کا کل رقبہ 2151ایکڑ6 کنال14 مرلے ہے جس میں سے سرکاری رقبہ 449ایکڑ4 کنال4 مرلے الاٹ شدہ۔ جن لوگوں کو یہ سرکاری رقبہ الاٹ ہے ان کی الاٹمنٹ کی تفصیل/فہرست برجھنڈی (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطابق رپورٹ اسسٹنٹ کمشنر، جڑانوالہ و عملہ فیلڈ چک نمبر150 رب میں رقبہ سرکار پر کوئی شخص ناجائز قابض نہ ہے۔

(ج) مطابق رپورٹ اسسٹنٹ کمشنر جڑانوالہ و عملہ فیلڈ سرکاری رقبہ پر کوئی قابض نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) میں انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ بمطابق رپورٹ اسسٹنٹ کمشنر، جڑانوالہ و عملہ فیلڈ چک نمبر150ر۔ب میں سرکاری اراضی پر کوئی شخص ناجائز قابض نہیں ہے جبکہ میری اطلاع کے مطابق جو انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ تمام مالکانہ حقوق کچی آبادی کو دے دیئے گئے ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ بتا سکتے ہیں ابھی تک میرے نالج کے مطابق کسی کو کوئی زمین الاٹ نہیں کی گئی اس میں تقریباً2151ایکڑ6 کنال14 مرلے ہیں جس سے سرکاری رقبہ 449ایکڑ 4کنال4 مرلہ الاٹ شُدہ ہے یہ بتادیں کہ یہ کن لوگوں کو دی گئی ہیں اور کن لوگوں کو مالکانہ حقوق دیئے ہیں وہ کدھر ہیں اور وہ کہاں رہتے ہیں اور مجھے منسٹر صاحب کا نام بھی بتادیں؟

جناب سپیکر: کون کدھر رہتے ہیں؟

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! جن لوگوں کو یہ سرکاری زمین الاٹ کی گئی ہے وہ کون ہیں ہماری اطلاع کے مطابق ابھی تک لوگ وہاں سرکاری زمین پر قابض ہیں، وہاں کوئی مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے۔

جناب سپیکر: یہ ضمیمہ آپ کو دے رہے ہیں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! منسٹر کا نام بھی بتادیں؟

جناب سپیکر: جی، جو بات یہ کر رہے ہیں ان کی بات کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! کوئی بھی ناجائز قابض نہیں ہے 449 ایکڑ 4 کنال 4 مرلے الاٹ شُدہ زمین ہے یہ یک سالہ، 5 سالہ اور 2 سالہ Grow More scheme کے تحت ہے یہ جھنڈی ساتھ لگی ہوئی ہے اُس میں detail دی گئی ہے یہ رقبہ ان کو لیز پر دیا گیا ہے نہ کہ ناجائز قابضین ہیں؟

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! میں satisfied نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: آپ satisfied کیوں نہ ہیں آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! میں اس لئے satisfaction نہیں ہوں کہ ابھی تک انہوں نے منسٹر صاحب کا نام نہیں بتایا؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے لکھ کر جواب دے دیا ہے آپ یہ نہ کریں۔ مہربانی جی، اگلا سوال نمبر 6437 جناب امجد علی جاوید کا ہے اس کا جواب موصول نہیں ہوا اس کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! گیارہ ماہ ہو گئے ہیں یہ بھی چونکہ اُسی سے۔۔۔

جناب سپیکر: ایک سال پورا ہے یا گیارہ ماہ پورے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں بڑے بڑے پردہ نشینوں کے نام آرہے ہیں، بہت سارے سرکاری افسروں کے نام بھی آرہے ہیں اسی لئے یہ سوال لٹکتے جا رہے ہیں جواب نہیں آرہے۔

جناب سپیکر: سرکاری افسروں کے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں ہیں اسی لئے جواب نہیں آرہا۔

جناب سپیکر: جواب آجائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: اس بندر بانٹ میں کون کون ملوث ہے؟ اسی لئے سارا معاملہ لٹک رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! گیارہ ماہ سے لٹک رہا ہے۔

جناب سپیکر: حضور تشریف رکھیں۔اگلا سوال نمبر6647چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں افسوس جی، اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! منسٹر کا نام بتادیں۔

جناب سپیکر: منسٹر کا نوٹیفکیشن پڑھ لیں میرے پاس وہ نوٹیفکیشن اس وقت نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! تو پھر کون ہے ؟

جناب سپیکر: یہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں۔آپ تشریف رکھیں، بڑی مہربانی۔ ابو حفص غیاث الدین صاحب!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6950 ہے اور یہاں لکھا ہوا ہے کہ اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جی، میں نے بھی پڑھ لیا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! چھ مہینے سے زائد ہو چکے ہیں جب میں نے یہ سوال کیا تھا لیکن ابھی تک جواب نہیں آیا اور اس کا جواب آئے گا بھی نہیں، اس کو قصداً مؤخر کیا جا رہا ہے کیونکہ ڈی سی او نارووال اور ای ڈی او نارووال اس میں ملوث ہیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

### ضلع شیخوپورہ: محکمہ مال و کالونیز کی اراضی و دیگر تفصیلات

*331: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ کی کل اراضی کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ ضلع کے کالونی چکوک میں کتنی اراضی گزشتہ تین سالوں میں پٹہ جات پر دی گئی، اب تک کل کتنے پٹہ جات جاری ہو چکے ہیں؟

(ج) کن کن سکیموں میں کتنے کتنے پٹہ جات جاری کئے گئے اور کتنے ابھی بقایا ہیں، ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ کا کل رقبہ 224230 کنال،8 مرلہ ہے۔

(ب) 67 عدد پٹہ جات زیر سکیم 5 سالہ پر رقبہ تعدادی 3520 کنال الاٹ ہوا۔ 41 عدد پٹہ جات زیر سکیم یک سالہ /2 سالہ رقبہ تعدادی 146 کنال الاٹ ہوا۔ 33 عدد پٹہ جات زیر سکیم ایگری گریجویٹ میں رقبہ تعدادی 2906 کنال 2 مرلہ الاٹ ہوا۔

(ج) 67 عدد پٹہ 5 سالہ سکیم میں بقایا 78 لاٹ، 41 عدد پٹہ یک سالہ 2 سالہ سکیم میں بقایا 109 لاٹ، 33 عدد پٹہ ایگری گریجویٹ سکیم میں۔

## ضلع رحیم یار خان: لیاقت پور کی کچی آبادیوں کو ضروری سہولیات کی فراہمی کی تفصیلات

*1021: میاں محمد اسلام اسلم: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:—

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹوریٹ آف کچی آبادی لاہور کے پاس تحصیل لیاقت پور (ضلع رحیم یار خان) کی کچی آبادیوں میں سہولیات کی فراہمی کے لئے 10/9 کروڑ روپے پڑے ہوئے ہیں؟

(ب) یہ رقم کب سے پڑی ہوئی ہے اور اس کو یہاں پر رکھنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت یہ رقم تحصیل لیاقت پور (ضلع رحیم یار خان) کی کچی آبادیوں میں ضروری سہولیات کی فراہمی کے لئے جلد از جلد مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ اس وقت لیاقت پور، رحیم یار خان کی کچی آبادیوں میں بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے لئے دفتر ہذا میں 10/9 کروڑ کی رقم نہ پڑی ہوئی ہے کیونکہ ہر محکمہ کا بجٹ مالی سال کے آخر میں یعنی 30۔جون کو ختم ہو جاتا ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ایسی کوئی رقم دفتر ہذا میں موجود نہ ہے جو وضاحت طلب ہو کیونکہ دفتر ہذا کو مالی سال 09۔2008 کے بعد کوئی ترقیاتی فنڈ جاری نہ ہوئے ہیں

(ج) ترقیاتی کام منظور کروانے کا ایک طریق کار ہے اگر معزز ممبر اسمبلی تحصیل لیاقت پور کی کچی آبادیز میں کوئی ترقیاتی کام کروانا چاہتے ہیں تو وہ متعلقہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن سے رابطہ کر کے مطلوبہ ترقیاتی کاموں کا PC-I بنوا کر مجاز حکام کو برائے منظوری بھی بھجوائیں تو حسب ضابطہ سکیم کی محکمانہ منظوری کے بعد مطلوبہ فنڈز فراہم کئے جا سکتے ہیں۔

## بہاولنگر: حلقہ پی پی۔278 میں سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*4384: جناب شوکت علی لالیکا: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔278 بہاولنگر میں کتنی سرکاری اراضی ہے اور اس اراضی سے حکومت کو سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

(ب) جو سرکاری اراضی لیز پر دی گئی ہے وہ کس قیمت پر کتنے سالوں کے لئے دی گئی ہے؟

(ج) اس اراضی میں سے کتنی حکومت کے زیر قبضہ اور کتنی پر ناجائز قبضہ ہے اور وہ سرکاری اراضی کن کن مواضعات میں کتنے کتنے ایکڑ ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔278 بہاولنگر میں 3327 ایکڑ 7 کنال 18 مرلے سرکاری اراضی ہے:
(تحصیل بہاولنگر: 547 ایکڑ 8 مرلے اور تحصیل منچن آباد: 2780 ایکڑ 7 کنال 10 مرلے)
اس اراضی میں سے صرف لیز شدہ اراضی سے حکومت کو -/34,50,500 روپے سالانہ آمدن ہو رہی ہے۔ جس کی تفصیل جز (ب) میں درج ہے۔

(ب) تحصیل بہاولنگر میں 4 ایکڑ 4 کنال سرکاری اراضی مبلغ -/10,445 روپے، 14 ایکڑ اراضی مبلغ -/8,286 روپے اور تحصیل منچن آباد میں 164 ایکڑ 3 کنال 11 مرلے اراضی مبلغ -/20,000 روپے فی ایکڑ 2011 سے پانچ سال کے لئے لیز پر دی گئی ہے۔

(ج) زیر قبضہ حکومت 3231 ایکڑ 08 مرلے
زیر قبضہ ناجائز قابضین 96 ایکڑ 07 کنال 10 مرلے
تفصیل مواضعات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## چک نمبر 578 جی بی شیخوپورہ میں سرکاری رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*4938: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر 578 جی بی تحصیل و ضلع شیخوپورہ میں کتنا رقبہ سرکاری ہے؟
(ب) کیا یہ درست ہے کہ گاؤں کے بااثر لوگوں نے سرکاری زمین پر قبضہ کیا ہوا ہے؟
(ج) کیا حکومت ناجائز قابضین سے سرکاری رقبہ واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بمطابق ریکارڈ رجسٹر حقداران زمین سال 08۔2007 موضع چک نمبر 578 گ ب میں رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت 4585 کنال 4 مرلہ متروکہ صوبائی حکومت 131 کنال 10 مرلہ کل رقبہ 4716 کنال 14 مرلہ جو کہ مختلف لوگوں کو الاٹ ہو چکا ہے۔
(ب) دیہہ ہذا میں کوئی شخص کسی سرکاری رقبہ پر ناجائز قابض نہ ہے۔
(ج) سرکاری رقبہ پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

## سرگودھا: کچی آبادی سکیموں کو ریگولر کرنے سے متعلقہ قانون سازی کی تفصیلات

*6647: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت نے کچی آبادی سکیم کو رورل اربن ایریا ریگولر کرنے کے لئے 2012 میں قانون سازی کی تھی؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کا نوٹیفکیشن نومبر 2012 میں جاری ہوا تھا، نوٹیفکیشن کے اجراء کے بعد حلقہ پی پی۔32 سرگودھا میں اب تک کتنی آبادیوں کو ریگولر کیا گیا اور اب تک کن دیہاتوں کی کچی آبادیاں ریگولر نہیں کی گئیں؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نوٹیفکیشن کے اجراء کے تین سال بعد بھی حلقہ پی پی۔32 میں اس پر عملدرآمد نہیں کیا گیا، اگر حکومت ان کچی آبادیوں کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 2011-12-31 تک قائم ہونے والی کچی آبادیوں کو ریگولر کرنے کے لئے بذریعہ قانون سازی پنجاب کچی آبادیز ایکٹ 1992 میں ضروری ترمیم کی گئی۔

(ب) جی ہاں! درست ہے۔ کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم 2012 کی منظوری کے بعد صوبہ بھر میں ایسی تمام کچی آبادیز کا سروے جو مورخہ 2011-12-31 تک موجود ہوں متعلقہ ڈی سی اوز کی زیر نگرانی میں کروایا گیا۔ چنانچہ اسی سروے کی روشنی میں ڈی سی او سرگودھا نے حلقہ پی پی۔32 سرگودھا میں قائم رورل ایریا کی 63 کچی آبادیوں کا سروے ریکارڈ محکمہ ہذا کو بھجوایا۔ جن کی طے شدہ criterion کے مطابق جانچ پڑتال کے بعد تمام 63 کچی آبادیوں کو فروری 2013 میں بذریعہ نوٹیفکیشن ریگولر کر دیا گیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ جیسا کہ جز(ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ تمام 63 کچی آبادیوں کو ریگولر کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! نارووال کے ڈی سی او پہلے ہی stay پر ڈی سی او بنے ہیں کیونکہ انٹی کرپشن نے ان کے خلاف پرچہ کر دیا ہے اور انہوں نے ہائی کورٹ سے stay لیا ہوا ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری سے عرض کروں گا کہ وہ کرپشن کر کے یہاں سے بھاگنے والے ہیں لہٰذا ان کو روکا جائے تاکہ وہ ملک سے بھاگ نہ جائیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کو زیادہ دیر کھڑا نہیں کرنا چاہتا کیونکہ آپ کی صحت کا مجھے پتا ہے، اب آپ تشریف رکھیں اس سوال کو pending کر دیا ہے۔

## ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ ممبران اسمبلی کی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

### محترمہ شبینہ زکریا بٹ

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پہلی درخواست محترمہ شبینہ زکریا بٹ، W-326 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7۔اپریل، 16 تا 25۔جون، یکم تا 4۔ستمبر، 7 اور 8۔اکتوبر 2015 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

**جناب محمد ارشد خان لودھی**

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب محمد ارشد خان لودھی، پی پی۔223 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"15تا22۔ مئی 2015کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

**جناب ظفر اقبال**

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب ظفر اقبال، پی پی۔19 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"18۔ مئی 2015کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

**جناب فیضان خالد ورک**

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب فیضان خالد ورک، پی پی۔166 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے گزارش کی ہے کہ:

"18تا25۔ مئی 2015کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## ملک محمد علی کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست ملک محمد علی کھوکھر،پی پی۔199 کی طرف سے وصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"18 تا 25۔ مئی، 10 تا 12۔جون، 26 اور27۔ اگست،2 تا8۔ ستمبر،7 اور 8۔اکتوبر2015 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## رانا طاہر شبیر

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست راناطاہر شبیر،پی پی۔203 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"18تا25۔ مئی اور12۔نومبر2015 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## محترمہ سلطانہ شاہین

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ سلطانہ شاہین،W-313 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"15تا25۔ مئی اور7۔اکتوبر2015 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## ملک مظہر عباس راں

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست ملک مظہر عباس راں، پی پی۔201 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"19تا22۔ مئی،3تا8۔ ستمبر اور12۔ نومبر 2015 کی درخواست منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## محترمہ شُنیلا رُوت

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ شُنیلا رُوت، NM−371 کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"19تا25۔ مئی 2015 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## ڈاکٹر نوشین حامد

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست ڈاکٹر نوشین حامد، W−356 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"18۔ مئی 2015 کے لئے درخواست منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## جناب افتخار احمد

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب افتخار احمد، پی پی۔3 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"19۔ مئی،3اور4۔ ستمبر2015 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## محترمہ ثوبیہ انور ستی

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ ثوبیہ انور ستی،W-325 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"15۔ مئی اور20تا25۔ مئی2015 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان،W-320 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"21۔ مئی،15 اور16۔ جون،2, 7 اور 8۔ ستمبر 2015 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## سردار بہادر خان میکن

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست سردار بہادر خان میکن، پی پی۔38 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"21اور22۔ مئی اور7۔ ستمبر2015 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز،W-301 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"21اور22۔ مئی2015 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## محترمہ گلناز شہزادی

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ گلناز شہزادی، W-329 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"20۔ مئی اور19۔ جون2015 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## محترمہ لبنیٰ فیصل

سیکرٹری اسمبلی:یہ درخواست محترمہ لبنیٰ فیصل،W-332 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"22تا26۔ جون2015 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## جناب شکیل آئیون

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب شکیل آئیون،NM-367 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"15تا25۔ مئی2015 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## جناب محمد صدیق خان

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب محمد صدیق خان، پی پی۔7 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"10تا17۔ جون2015 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## محترمہ طحیہ نون

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ طحیہ نون،W-336 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"10 تا26۔ جون اور28۔ اگست تا8۔ ستمبر2015 تک کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## محترمہ راحیلہ انور

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ راحیلہ انور،W-357 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"15۔جون2015کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ)

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ)پی پی۔130 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"21اور22۔مئی،2اور4۔ستمبر2015کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## الحاج محمد الیاس چنیوٹی

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست الحاج محمد الیاس چنیوٹی، پی پی۔73 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"22تا26۔جون اور7۔ستمبر2015کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## محترمہ صبا صادق(ایڈووکیٹ)

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ صبا صادق (ایڈووکیٹ)،W-306 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"10تا26۔جون2015 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## چودھری لیاقت علی خان

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست چودھری لیاقت علی خان، پی پی۔20 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"10تا26۔جون، 26۔اگست تا8۔ستمبر، 7اور 8۔اکتوبر اور 12۔نومبر 2015 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## محترمہ زیب النساء اعوان

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ زیب النساء اعوان، W-300 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"18اور19۔جون2015 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## جناب محمد نعیم انور

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب محمد نعیم انور، پی پی۔284 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"18 تا26۔جون اور 26 تا 31۔اگست2015 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## محترمہ سمیرا سمیع

سیکرٹری اسمبلی:یہ درخواست محترمہ سمیرا سمیع،W-311 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"22تا26۔جون2015 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## ملک محمد حنیف اعوان

سیکرٹری اسمبلی:یہ درخواست ملک محمد حنیف اعوان،پی پی۔114 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"18تا26۔جون2015 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

## سردار علی رضا خان دریشک

سیکرٹری اسمبلی:یہ درخواست سردار علی رضا خان دریشک،پی پی۔247 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"25تا26۔جون2015 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

**ڈاکٹر مراد راس**

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست ڈاکٹر مراد راس، پی پی۔152 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"24تا27۔اگست2015 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب تحاریک استحقاق کا وقت ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہمارے صحافی بھائی واک آؤٹ کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میں پریس گیلری کے صاحبان سے گزارش کروں گا کہ وہ واپس تشریف لے آئیں۔ میں نے کل خواجہ صاحب سے بات کی تھی، مزید اگر ان کے علم میں بات آئی ہے تو مجھے بتائیں اور میں ان کی بات سننے کو تیار ہوں لیکن دوسری طرف سے بات سننا بھی ضروری ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب! فرمائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے پہلے بھی کئی بار اس معاملے پر توجہ دی ہے۔اب کل برادر شوگر مل میں کافی ہنگامہ ہوا ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ مل پچھلے دو سال سے بلکہ 2014 سے ادائیگیاں نہیں کر رہی تھی۔جب پچھلے سال آپ نے intervene کیا اور کین کمشنر کو بلایا تو اس پر یہ ایکشن لیا گیا کہ وہاں پر موجود سٹاک کو سیل کر دیا گیا اور جب سٹاک سیل ہو گیا تو شوگر مل نے 87 کروڑ روپے growers کے دینے تھے۔اس سال مل پھر تھوڑے دن کے لئے چلی اور growers نے پھر گنا دیا۔اب وہاں پر بہت زیادہ لڑائی جھگڑے کا خطرہ ہے اور وہاں پر کل بھی میں نے لوگوں کو بڑی مشکل سے سمجھایا ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ کین کمشنر کو بلائیں، اب وہی ہوا جو میں نے اس floor پر پہلے بھی کہا تھا کہ بنک آف خیبر نے مل کے خلاف stay لے کر سٹاک کو سیل کرا دیا ہے جبکہ میں نے یہی بات کہی تھی کہ first charges growers کو ہونا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کون سے بنک کا کہہ رہے ہیں؟

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!خیبر بنک کا کوئی 600 ملین کاloan تھا۔ وہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ یہ loans کیسے create کئے جاتے ہیں اور یہ loans fictitious ہوتے ہیں جو کہ against collator دیئے جاتے ہیں تو اب اس میں grower کا کوئی قصور نہیں ہے۔اس پر ہمارے ایوان کی کمیٹی بنے اور وہ ان کا آڈٹ کرے تو میں بتاؤں گا اور ان کا دماغ ٹھیک کر دوں گا لیکن بات یہ ہے کہ ان کی payment کے لئے کین کمشنر کو بلالیں اور اسے کہیں کہ جب آپ نے پچھلے سال بھی instructions دی تھیں کہ ان کو payment کرنی ہے،آج تک 2014 کی payment نہیں ہوئی اور لوگ بڑے پریشان ہیں۔یہ بڑا آسان ہے کہ وہ خود کہتے ہیں کہ 73 کروڑ روپے کا وہاں سٹاک پڑا ہے تو وہ سٹاک وہاں پر دے دیں اور اگر وہ نہیں دے سکتے تو ہر CPR کے against اتنی چینی دے دیں۔

رانا منوّر حسین المعروف رانا منوّر غوث خان:جناب سپیکر!سرگودھا میں بھی شوگر مل کی یہی صورتحال ہے اور انہوں نے 35 کروڑ روپے کے قریب زمینداروں کا دینا ہے اور زمیندار مارے مارے پھر رہے ہیں۔آپ نے کین کمشنر کو بلایا تھا اور ان کو instruction دیں لیکن اس کے باوجود کین کمشنر ابھی تک کچھ نہیں کر پائے۔آپ اس پر کوئی خصوصی حکم جاری فرمائیں یا جیسے شیخ صاحب فرما رہے ہیں کہ آپ ہاؤس کی کوئی ایک سپیشل کمیٹی constitute کر دیں۔سرگودھا میں اس دفعہ چشتیاں شوگر مل پندرہ سے بیس دن چلی ہے اور انہوں نے اس سال کی بھی ایک penny زمینداروں کو ادا نہیں کی۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!اگر میرے بھائی اجازت دیں تو میں ایک اور بات کر لوں۔۔۔

جناب سپیکر:آپ ذرا ایوان کی کارروائی کے بعد دو منٹ کے لئے میرے پاس تشریف لے آئیں۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اس ہاؤس کے کوئی سے دو تین لوگ اس مل پر receiver مقرر کر دیں چاہے میں ان میں نہ ہوں کیونکہ میرا تو وہ حلقہ ہے اور کین کمشنر کو کہیں کہ یہ ہمارے receiver بیٹھے ہوئے ہیں اور جس کا جو بھی claim ہے وہ یہ لوگ settle کر دیں گے،اگر نیت ٹھیک ہو تو یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر:جی،نیت آپ کی بھی ٹھیک ہے اور انشاء اللہ میری نیت بھی ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!میری تو نیت ہمیشہ صحیح ہے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!صحافی حضرات بائیکاٹ کر کے چلے گئے ہیں تو میری گزارش ہے کہ ٹریژری بنچوں سے کوئی منسٹر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری اور اپوزیشن کے کچھ

دوست چلے جائیں اور انہیں واپس لے کر آئیں۔ میرا خیال ہے اگر ان کی کوئی جائز بات ہے تو وہ resolve ہونی چاہئے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے ایک اور بات کرنی ہے جو کہ بھول گیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جب اسمبلی کی کارروائی ٹی وی پر آتی ہے تو آپ ضرور دیکھتے ہوں گے اور ہمارے ساتھ سندھ اسمبلی کی کارروائی بھی ٹی وی پر آتی ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ یہ دنیا کا پہلا ٹی وی کیمرہ ہے، (قہقہے)

جناب سپیکر! ہمارا اتنا برا image بنتا ہے اور یہ دس کروڑ عوام کا ایوان ہے۔ آپ یقین کریں کہ اگر مجھے آپ کی پہچان نہ ہو تو میں اپنے سپیکر کو بھی نہیں پہچان سکتا۔ دیکھیں! بات یہ ہے کہ مجھے آپ کی پہچان ہے تو میں پہچان لیتا ہوں، ان کو کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنے کیمرے کو ٹھیک کریں۔ جی، رانا محمد ارشد اور جناب محمد سبطین خان آپ دونوں صاحبان تشریف لے جائیں اور انہیں منا کر واپس لے آئیں۔ انشاءاللہ ہم اس کا حل بھی اچھے طریقے سے کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران میاں محمد اسلم اقبال اور رانا محمد ارشد صحافیوں
کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! فرمائیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے اور میری گزارش بھی ہے کہ اس ایوان کی یہ روایت رہی ہے کہ جب بھی کسی قومی مفاد میں سیشن ہو جس طرح سے محکمہ اریگیشن پر بحث کے لئے دو دفعہ ٹائم دیا، لیکن میں اپوزیشن سے گزارش کروں گا کہ جب کبھی بھی قومی مفاد پر بات ہو تو پوائنٹ آف آرڈر پر کورم پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا جاتا۔ ہم سب ایک اہم issue پر بحث کرنا چاہتے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ان کو جو حقوق حاصل ہیں میں تو ان کے اختیار کو کیسے omit کر سکتا ہوں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کوئی روایات کی بھی بات ہوتی ہے جب قومی مفاد کی بات ہوتی ہے تو اپوزیشن کو چاہئے کہ ہمارے ساتھ تعاون کیا کرے۔۔۔

جناب سپیکر: جی،آپ سے ملکی مفاد پر تعاون ضرور کریں گے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید! آپ بات کریں۔ جناب آصف محمود صاحب! آپ کو اس کے بعد موقع دیتا ہوں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پنجاب بھر کے کالجز کے اندر لائبریرین عرصہ دراز سے اپنی پروموشن کے لئے جدوجہد کر رہے تھے، بڑی طویل جدوجہد کے بعد حکومت کی طرف سے انہیں پروموشن سکیل دیئے گئے ہیں لیکن پھر وہی bureaucratic رویّہ اور سرخ فیتہ کہ ایک اچھا کیا گیا کام بھی سر انجام نہیں دیا جا رہا اور چار ماہ سے DPC کے لئے فائل سیکرٹری صاحب کے پاس پڑی ہے لہٰذا محکمے کو ہدایت کی جائے چونکہ یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے اس لئے وہ اسے دیکھیں کہ حکومت نے ایک pending کام پر بڑا احسن اقدام کیا ہے تو اس کا پھل متعلقہ لوگوں کو ملے اور تحسین حکومت کو مل سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات ریکارڈ پر آ گئی ہے اسے دیکھتے ہیں۔ جی، آصف محمود صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دو ہفتوں سے یونین کونسل کوٹلا کلاں مورگاہ راولپنڈی میں چند ایک ایسے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں کہ ایک گروپ دن دہاڑے اور بعض اوقات شام کے ٹائم کسی بھی اکیلی خاتون کو دیکھتے ہیں تو کسی تیز دھار آلے کے ساتھ اس کی ٹانگ زخمی کر کے دوڑ جاتے ہیں۔ یہ 9 واقعات ریکارڈ ہوئے ہیں پرسوں اس قسم کے تین واقعات ریکارڈ ہوئے اور کل بھی وہاں پر اس طرح کا ایک واقعہ ہوا ہے۔ اگر وزیر قانون اپنے چیمبر میں یا کہیں یہ بات سن رہے ہیں یا آپ ان کو direction دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر توجہ دلاؤ نوٹس دے دیں۔ ان واقعات کی ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! definitely ایف آئی آرز تو درج ہوئی ہوں گی، میڈیا پر بھی رپورٹ ہوا، اس وجہ سے لوگوں میں بڑا خوف و ہراس پایا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ توجہ دلاؤ نوٹس دے دیں۔

## تحاریک التوائے کار

**جناب ڈپٹی سپیکر:** اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود صاحب کی ہے جو move ہو چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):** جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** ابھی تک اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):** جناب سپیکر! ابھی تک اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا مہربانی فرما کر اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1121 میاں محمود الرشید صاحب کی ہے۔

### حکومت کو محکمہ مواصلات وتعمیرات کا دیہی روڈز پروگرام کے تحت زیر تعمیر سڑکوں کی تکمیل کی رپورٹ دینا

**قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید):** جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ "پاکستان" مورخہ 18۔دسمبر 2015 کی خبر کے مطابق لاہور مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ نے صوبائی حکومت کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے تکمیل سے قبل ہی خادم اعلیٰ پنجاب دیہی روڈز پروگرام کی سڑکوں کو مکمل قرار دے دیا۔ صوبائی حکومت نے محکمہ مواصلات و تعمیرات کو صوبہ کے 32 اضلاع میں 2200 کلومیٹر طویل 255 سڑکوں کی تعمیر و توسیع کے لئے 30۔ستمبر تک کا وقت دیا تھا۔ محکمہ نے نومبر میں ان سڑکوں کے مکمل ہونے کی رپورٹ دے دی حالانکہ کئی سڑکیں تاحال زیر تعمیر اور حتمی مراحل میں ہیں۔

جناب سپیکر! معلوم ہوا ہے کہ پنجاب حکومت نے صوبہ کے دیہات میں آسان رسائی کے لئے رابطہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا فیصلہ کرتے ہوئے خادم اعلیٰ پنجاب دیہی روڈز پروگرام

کے پہلے مرحلے کے تحت صوبہ کے 32 شہروں میں2200 کلو میٹر طویل 255 سڑکوں کی تعمیر کا کام مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کو سونپا تھا۔ اس کی ڈیڈ لائن 30۔ ستمبر مقرر کی گئی لیکن محکمہ اس منصوبے کو30۔ ستمبر تک مکمل نہ کر پایا بلکہ یہ منصوبہ تاحال زیر تعمیر ہے۔البتہ سی اینڈ ڈبلیو نے گزشتہ ماہ حکومت کو منصوبہ مکمل ہونے کی رپورٹ دے دی تھی۔ بتایا گیا ہے کہ مواصلات و تعمیرات خادم اعلیٰ پنجاب دیہی روڈز پروگرام کے محکمہ کی انتظامیہ نے صوبائی حکومت کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے اس اہم منصوبہ کے دوسرے حصے پر کام شروع کر دیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1122 جناب احمد شاہ کھگہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1123 محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر اور سردار محمد آصف نکئی کی ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ واپس آ گئے؟ میں نے آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 1122 کو dispose of کر دیا ہے۔ کیا آپ اسے پڑھنا چاہیں گے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے اس کے بعد وہی دیکھتے ہیں۔ جی، محترمہ!

### لاہور میں پان شاپس پر انتہائی خطرناک مجموعہ منشیات قوام اور گٹکے کی سر عام فروخت

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ "پاکستان" مورخہ 18۔دسمبر 2015 کی خبر کے مطابق لاہور صوبائی دار الحکومت میں کئی دہائیوں سے پان شاپس پر انتہائی خطرناک منشیات کے مجموعے سے تیار کئے گئے قوام اور گٹکے کی فروخت

جاری ہے جس سے اب تک سینکڑوں لوگ موت کے منہ میں جا چکے ہیں۔ صرف لاہور میں لاکھوں لوگ اس خطرناک نشہ کے عادی ہو چکے ہیں اور اب اس نشہ کو ترک کرنا ان کے بس سے باہر ہو چکا ہے۔ تحقیقات میں انکشاف ہوا ہے کہ اس وقت لاہور میں 2لاکھ سے زائد پان شاپس موجود ہیں جہاں پر پان میں ایک ایسے قوام کی فروخت کی جا رہی ہے جس میں خطرناک کیمیکلز کے علاوہ اینڈس افیون اور پوست شامل ہوتی ہے جو ہیروئن اور دوسری خطرناک ترین منشیات سے بھی زیادہ مہلک ہیں جبکہ ساتھ میں گٹکے کا استعمال بھی عام ہو گیا ہے جو ان کا استعمال شروع کرے اس کی موت ہی ان سے پیچھا چھڑاتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری جانب گٹکے کی فروخت پر پابندی کے باوجود کھلا گٹکا اور مختلف کمپنیوں کی جانب سے تیار کردہ خشک گٹکا بھی پان شاپس پر عام فروخت کیا جا رہا ہے۔ عوام کے جان و مال کی حفاظت کے لئے حکومت سے مطالبہ ہے کہ وہ لاہور اور پنجاب میں تمام پان شاپس پر گٹکا، قوام اور دوسری نشہ آور اور جان لیوا کیمیکلز سے تیار شدہ پان فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت ترین سزا دینے کے لئے قانونی اقدامات کئے جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ شیخ صاحب! یہ آج پڑھی گئی ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1122 جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔ جی، کھگہ صاحب!

## لاہور بی آر بی نہر پر مصطفیٰ آباد کے پل کی دیواروں کا رُخ درست سمت نہ ہونے کی وجہ سے ڈگری کالج کی عمارت کو شدید خطرہ لاحق

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" مورخہ 18۔دسمبر 2015 کی خبر کے مطابق فیروزپور روڈ کی تعمیر کے وقت

بی آر بی نہر مصطفیٰ آباد کے پل کی دیواروں کا رخ درست سمت میں نہ ہونے پر نہر کا پانی ڈگری کالج کے ساتھ بننے والی پٹڑی کو تیزی سے متاثر کرنے لگا ہے۔اب تک سات فٹ کے قریب پٹڑی اور نہر کنارے لگے قیمتی درخت نہر میں گر چکے ہیں جبکہ پانی کا بہاؤ پٹڑی کو تیزی سے اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے جس کی وجہ سے کروڑوں روپے کی لاگت سے بننے والی ڈگری کالج کی عمارت کو بھی شدید خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔ کالج کی عمارت کے ساتھ ساتھ متعدد دیہات کی آمد و رفت کے لئے استعمال ہونے والی پٹڑی ختم ہونے سے ان دیہات کی سفری مشکلات میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔اہل علاقہ کی بڑی تعداد نے حکومت پنجاب سے فوری نوٹس لینے کا مطالبہ کیا اور نہر کی پٹڑی کو فوری طور پر پختہ کرنے کا مطالبہ کیا ہے تاکہ پٹڑی کی حفاظت اور ڈگری کالج کی عمارت محفوظ اور اہل علاقہ کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رکھا جا سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گوندل صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):** جناب سپیکر! محکمہ انہار مصطفیٰ آباد کے پل کی دیواروں کا رخ درست سمت نہ ہونے کی بات درست نہ ہے۔یہ مین برانچ لوئر نہر کا پل ہے جو کہ درست بنایا گیا ہے مزید برآں ڈگری کالج مصطفیٰ آباد نہر ایم بی ایل مین برانچ لوئر کے ساتھ دائیں طرف نہر کے رائیٹ آف وے میں واقع ہے۔یہ جگہ نہر مین برانچ لوئر اور للیانی ڈسٹی کے درمیان واقع ہے۔نہر کی پٹڑی جو کہ کچی اور خراب ہے اس کی مرمت کے لئے ٹینڈر call کر لئے گئے ہیں ٹینڈر حسب ضابطہ منظور ہونے کے بعد اس کی مرمت اور درست کرنے کا کام جلدی شروع ہو جائے گا۔ فوری طور پر کالج کی عمارت کو کوئی خطرہ نہیں چونکہ یہاں سے کالج کافی فاصلے پر ہے البتہ پٹڑی کو درست کر دیا جائے گا اور آمد و رفت کا راستہ بھی بحال کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

## پوائنٹ آف آرڈر

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! ایوان میں کوئی ایک وزیر بھی نہیں ہے اور میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبان ہیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری ہیں لیکن کوئی وزیر نہیں ہے پریس کے لوگ بھی نہیں ہیں وہ کسی وجہ سے چلے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کے پاس رانا ارشد صاحب کو بھیجا تھا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! رانا ارشد صاحب آرہے ہیں پھر وہ آپ کو بتاتے ہیں۔

## پنجاب اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی کی کوریج کرنے کا مطالبہ

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب نے بھی اس موضوع پر ایک دفعہ بات کی تھی میں بھی اسے repeat کروں گا کہ ہمارے ہاؤس کی کارروائی اس وقت تک ادھوری ہے جب تک باہر کا میڈیا آکر اسے cover نہیں کرے گا۔ ہماری جو ویڈیوز ہوتی ہیں، ہماری جو کارروائی ہوتی ہے، جو سوال ہیں، جو جواب ہیں ان کی کوئی coverage نہیں ہوتی۔ اس پر آپ کے حکم سے کمیٹی بھی بنی تھی اور اس پر کوئی orders ہونے تھے لیکن ابھی تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ سندھ اسمبلی میں allowed ہے باقی اسمبلیوں میں بھی allowed ہے لیکن پنجاب اسمبلی جو 60 percent of Pakistan ہے یہاں پر جو بات ہوتی ہے یہاں پر ممبران جو بات کرتے ہیں وہ عوام تک نہیں پہنچتی۔ آپ مہربانی فرما کر اس پر رولنگ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وٹو صاحب! یہ under discussion ہے اس پر ہماری کافی میٹنگز بھی ہو چکی ہیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! اڑھائی سال ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وٹو صاحب! انشاءاللہ اس پر آپ کو جلد خوشخبری ملے گی۔ جی، رانا ارشد صاحب! آپ باہر گئے تھے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں اور میاں محمد اسلم اقبال جناب سپیکر کی ہدایت پر صحافی بھائیوں کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ صحافی حضرات کی بڑی جائز بات ہے۔ صحافی ہمارے بھائی ہیں۔ تھانے میں انکوائری کے وقت علی اکبر صاحب کے ساتھ

ڈاکٹر ندیم صفدر،ڈی ایم ایس نے بڑی زیادتی کی اور ان کو زخمی کیا۔اب صحافیوں کا مطالبہ ہے کہ اس حوالے سے ہماری جو درخواست تھانہ مصطفیٰ ٹاؤن میں جمع ہے اس پر ایف آئی آر درج کی جائے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس بارے میں ایوان کی ایک کمیٹی بنا دیں۔ حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دیں۔ پریس گیلری کے صدر اور سیکرٹری کو بھی اس کمیٹی میں شامل کیا جائے۔اس سرکاری ملازم ڈاکٹر صفدر،ڈی ایم ایس کو اس کمیٹی میں بُلوایا جائے اور اصل حقائق کو سامنے لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور جناب نذر حسین، پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت رانا محمد ارشد اور میاں محمد اسلم اقبال تین معزز ممبران پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے۔اجلاس کے بعد یہ کمیٹی اس ڈی ایم ایس کو بُلوا کر ان کا مؤقف لے گی۔ میڈیا کے دوست ہمارے لئے قابل احترام ہیں تو اُن کو بھی بُلوا کر ان کا مؤقف سُنیں اور اس حوالے سے جو بھی حقائق ہیں وہ ایوان میں پیش کئے جائیں۔ یہ کمیٹی کل صبح اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس کمیٹی کی میٹنگ کے لئے کل صبح کا وقت رکھ لیا جائے تو بہتر ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔اس کی میٹنگ کل صبح 10:00 بجے رکھ لی جائے۔ گوندل صاحب! اس کی میٹنگ کل صبح 10:00 بجے منعقد کی جائے۔ رانا محمد ارشد اور میاں محمد اسلم اقبال بھی آپ کے ساتھ بیٹھیں گے۔ میرے خیال میں اب پریس کے دوستوں کو بائیکاٹ ختم کر کے واپس آ جانا چاہئے کیونکہ میں نے ایوان کی کمیٹی بنا دی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اصل میں صحافی بھائی ایف آئی آر کے اندراج کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ دوسرا اس ڈی ایم ایس نے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا ہے۔ وہ سرکاری وسائل کے ساتھ تھانے میں آیا اور جب یہ صحافی تھانے سے باہر نکلے تو وہاں پر انہیں زدوکوب کیا گیا ہے۔ صحافی حضرات کا مطالبہ ہے کہ اس معاملے کو probe کیا جائے اور ایف آئی آر درج کرنے کی direction دی جائے۔ صحافی بھائیوں کے یہی دو مطالبات ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! گزارش یہ ہے کہ دوسرے فریق کا مؤقف بھی سُن لیا جائے کیونکہ وہ بھی ایک ادارے سے منسلک ہیں۔ اگر ان کے ساتھ زیادتی ہو گی تو صبح سارے ڈاکٹر صاحبان یہاں پر احتجاج کے لئے آ جائیں گے۔ ہم نہیں چاہتے کہ کسی فریق کے ساتھ بھی زیادتی ہو۔آپ تینوں معزز ممبران کمیٹی اس معاملے کو probe کریں اور اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔آپ متعلقہ ڈی ایم ایس کو بُلوالیں۔اس حوالے سے جو بھی حقائق ہیں وہ معلوم کئے جائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ گوندل صاحب کو empower کر دیں وہ دونوں فریقین کو بُلوا لیں گے اور میں بھی کمیٹی میٹنگ میں حاضر ہو جاؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! آپ اس حوالے سے دونوں فریقین کو کل بُلوائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! بہتر ہے۔ کل ان کو بُلوا لیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! آپ سیکرٹری اسمبلی سے کہہ دیں کہ وہ convey کروادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ سیکرٹری اسمبلی یہ convey کروائیں گے۔

## تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1124/15 چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن مؤکل اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔

## محکمہ مال کے اربن پٹوار سرکلز کے ریونیو ریکارڈ کی چوری

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" مورخہ 18۔دسمبر 2015 کی خبر کے مطابق محکمہ مال کے اعلیٰ افسران کی عدم توجہ کے باعث صوبہ بھر میں موجود تین ہزار سے زائد مینوئل پٹوار خانہ جات سے جلد انتقالات پرت سرکار روزنامچہ جات عکس شجرہ جات سمیت اہم اور بنیادی پٹوار خانہ جات کا ریکارڈ غائب ہو چکا ہے۔ چوری اور

ڈکیتی کے متعدد واقعات رونما ہونے کے بعد بھی محکمہ ریونیو میں ریکارڈ کی سکیورٹی کا کوئی مربوط سسٹم وضع نہ کیا جا سکا۔ جس کے سبب صوبہ بھر میں ریونیو ریکارڈ کی حفاظت پر شہریوں کی جانب سے شدید تحفظات کا اظہار کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری جانب ضلع لاہور میں اربوں روپے کا فراڈ کرنے کی بنیاد رکھتے ہوئے پٹواریوں اور لینڈ مافیا کی طرف سے باقاعدہ ایک سازش کے تحت اربن پٹوار سرکلز کا اہم ریونیو ریکارڈ غائب کروائے جانے کا انکشاف ہوا ہے۔ محکمہ مال کے اعلیٰ افسران کی عدم توجہ کے باعث جلد انتقالات پرت سرکار روزنامچہ جات عکس تتمہ جات سمیت اہم اور بنیادی پٹوار خانہ جات کا ریکارڈ غائب ہونے اور چوری کئے جانے کے واقعات وقفے وقفے سے رونما ہو رہے ہیں لیکن محکمہ مال بورڈ آف ریونیو اور حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی اقدامات نہ کئے جانے اور ذمہ داران کے خلاف کوئی ایکشن نہ لینے پر عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ حکومت پنجاب عوام الناس کی جائیدادوں کے حوالے سے حقوق کی حفاظت کے لئے ضروری اقدامات کرے اور تمام ریکارڈ کو محفوظ بنائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

## غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

### قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل کارروائی ہے مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں اور مورخہ 16۔فروری 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد ہے۔ پہلے ہم مورخہ 16۔فروری 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد لیتے ہیں۔ یہ زیر التواء قرارداد رانا منوّر حسین المعروف رانا منوّر غوث خان کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

## راجن پور اور ڈیرہ غازی خان میں ہیپاٹائٹس کے علاج اور روک تھام کے لئے اقدامات کا مطالبہ

**رانا منّور حسین المعروف رانا منّور غوث خان:** جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع راجن پور اور ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہیپاٹائٹس کے بڑھتے ہوئے مرض کے علاج اور روک تھام کے لئے اقدامات کئے جائیں نیز ان اضلاع کے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس سنٹرز قائم کئے جائیں اور ان سنٹرز میں مریضوں کو ہیپاٹائٹس کے انجکشن/ادویات بلا قیمت مہیا کئے جانے کے انتظامات کئے جائیں۔"

**جناب ڈپٹی سپیکر:** یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع راجن پور اور ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہیپاٹائٹس کے بڑھتے ہوئے مرض کے علاج اور روک تھام کے لئے اقدامات کئے جائیں نیز ان اضلاع کے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس سنٹرز قائم کئے جائیں اور ان سنٹرز میں مریضوں کو ہیپاٹائٹس کے انجکشن/ادویات بلا قیمت مہیا کئے جانے کے انتظامات کئے جائیں۔"

**پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):** جناب سپیکر! I oppose it.

**میاں محمد رفیق:** جناب سپیکر! I oppose it.

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، میاں صاحب!

**میاں محمد رفیق:** جناب سپیکر! میں اس قرارداد میں ایک چھوٹی سی ترمیم دینی چاہتا ہوں۔ میں اس قرارداد کی مخالفت میں نہیں ہوں۔ میں نے صرف ترمیم دینے کے لئے اس قرارداد کو oppose کیا ہے۔ میں اس قرارداد میں تین چار الفاظ کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں وہ الفاظ شامل کرنے کے بعد قرارداد پڑھ دیتا ہوں:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع خصوصاً ضلع راجن پور اور ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہیپاٹائٹس کے بڑھتے ہوئے مرض کے علاج اور روک تھام کے لئے اقدامات کئے جائیں نیز ان اضلاع کے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس

سنٹرز قائم کئے جائیں اور ان سنٹرز میں مریضوں کو ہیپاٹائٹس کے انجکشن/ادویات بلا قیمت مہیا کئے جانے کے انتظامات کئے جائیں۔"

**الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** جناب سپیکر! میں بھی اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں۔ اس میں پنجاب کے تمام اضلاع کو شامل کیا جائے اور ہمارے ضلع چنیوٹ کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):** جناب سپیکر! میں نے اس قرار داد کی مخالفت اس لئے کی ہے کہ اس وقت حکومت پنجاب ہیپاٹائٹس کی روک تھام اور علاج کے سلسلے میں نہ صرف ڈیرہ غازی خان اور راجن پور بلکہ تمام پنجاب میں اقدامات کر رہی ہے۔ اگر اجازت ہو تو میں ان اقدامات کے حوالے سے مختصر عرض کر دیتا ہوں۔ اس قرار داد میں میاں محمد رفیق اور الحاج محمد الیاس چنیوٹی کی طرف سے ترمیم تجویز کی گئی ہے۔ میں بھی اس میں ایک ترمیم تجویز دینی چاہتا ہوں۔ اگر میری ترمیم شامل کر لی جائے تو پھر مجھے اس قرار داد کی منظوری پر اعتراض نہ ہوگا۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، آپ وہ اقدامات بیان کریں جو حکومت پنجاب ہیپاٹائٹس کے سلسلے میں اس وقت اُٹھا رہی ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):** جناب سپیکر! حکومت پنجاب ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تحت پنجاب بھر کے تمام اضلاع میں ہیپاٹائٹس کی روک تھام اور مفت علاج کی سہولت مہیا کر رہی ہے۔ ضلع راجن پور اور ڈی جی خان میں بھی ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام سرگرم عمل ہے۔ پنجاب بھر کے تمام اضلاع کی طرح راجن پور اور ڈی جی خان میں بھی مرض کی روک تھام کے لئے آگاہی مہم، ہیپاٹائٹس (بی) کی ویکسین اور ہسپتالوں میں انفیکشن کنٹرول کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے ہیپاٹائٹس (بی) سے اثر انداز ماں سے پیدا ہونے والے بچے کو مرض سے بچاؤ کے لئے immunoglobulin ضلع سطح پر مہیا کئے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا نوٹیفکیشن پرائمری اینڈ سیکنڈری محکمہ صحت کی طرف سے جاری ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب بھر میں ہیپاٹائٹس پروگرام کے تحت 80 ہیپاٹائٹس سنٹر مریضوں کو مفت تشخیص و علاج کی سہولت مہیا کر رہے ہیں جن میں پنجاب بھر کے تمام ٹیچنگ ہسپتال، ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اور چند تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھی شامل ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال راجن پور اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ڈی جی خان میں بھی ہیپاٹائٹس سنٹر موجود ہیں۔

جناب سپیکر! یہ ہیپاٹائٹس سنٹر ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو رجسٹرڈ کر کے نہ صرف مریضوں کو مفت تشخیص اور علاج کے لئے مفت انجکشن اور ادویات مہیا کرتے ہیں بلکہ مریضوں اور ان کے لواحقین کو مرض کی آگاہی اور روک تھام کے طریقے بھی بتائے جاتے ہیں۔ حکومت ہر طرح سے پنجاب کے تمام اضلاع میں بشمول راجن پور اور ڈی جی خان مکمل سہولتیں فراہم کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! میرا تعلق بھی راجن پور سے ہے اور میں آپ کی اس بات سے قطعاً اتفاق نہیں کرتا۔ میرے ایک گاؤں میں 100 لوگوں کے ٹیسٹ کروائے گئے جن میں سے 80 لوگوں کو ہیپاٹائٹس کا مرض لاحق ہے۔ میں آپ کو اپنے دفتر سے فہرست نکلوا کر دیتا ہوں کہ کتنے لوگوں کو یہاں سے refer کیا گیا ہے کہ جن کا لیور ٹرانسپلانٹ ہونا ہے۔ میں ابھی یہ فہرست منگوا کر دے سکتا ہوں۔ وہاں پر ہیپاٹائٹس کے مرض کی روک تھام کے لئے آگاہی مہم چل رہی ہے اور نہ ہی ایسی کوئی activity مجھے نظر آئی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آج بڑا مبارک دن ہے۔ میں اکثر اس چیز کا ذکر کرتا ہوں اور آج آپ نے خود بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔ گوندل صاحب نے تو ہمیشہ یہی کہنا ہے کہ ہر طرف دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! میں آپ کو ایک مزے کی بات بتاؤں۔ پرسوں میرے پاس دو مریض آئے اور انہوں نے کسی سرکاری لیبارٹری سے ٹیسٹ کروائے ہوئے تھے۔ ٹیسٹ رپورٹ کے بعد ان مریضوں کو کہا گیا کہ آپ کو ہیپاٹائٹس (ڈی) ہے یعنی ایک نئی قسم بتائی گئی جو کہ میں نے ابھی تک نہیں سُنی۔ ان مریضوں کو چار چار انجکشن بھی لگائے گئے۔ جب میں نے ان کا یہاں لاہور میں ٹیسٹ کرایا تو انہوں نے کہا کہ آپ کو کوئی ہیپاٹائٹس نہیں ہے تو گزارش یہ ہے کہ گوندل صاحب! آپ تھوڑا سا ان معاملات کو دیکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس قرارداد کو اس لحاظ سے oppose نہیں کیا گیا کیونکہ حکومتی اقدامات اپنی جگہ پر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! مجھے حکومت کے اقدامات کم از کم اپنی تحصیل کی سطح پر تو کبھی نظر نہیں آئے۔ میں نے تو آپ کو ایک گاؤں کی example دی ہے اور یہ ٹیسٹ ایک این جی او کے تحت کرائے گئے تھے۔

رانا منّور حسین المعروف رانا منّور غوث خان: جناب سپیکر! گوندل صاحب نے ایک جامع رپورٹ پیش کی ہے جو نیچے سے ڈیپارٹمنٹ نے ان کو بھیجی ہے۔ جیسا کہ آپ کے ضلع سے لوگ آپ تک پہنچتے ہیں، آپ وزیر اعلیٰ ہاؤس کو لکھتے ہیں تو وہاں سے مختلف ہسپتالوں کو لیٹر جاتے ہیں۔ صورتحال یہ ہے کہ لوگ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز پر جاتے ہیں وہاں پر ان انجکشنز کے لئے لوگ demand دیتے ہیں تو لوگوں کو کئی کئی ماہ تک ذلیل و خوار ہونا پڑتا ہے۔ میرے حلقہ سلانوالی ضلع سرگودھا میں کئی ایسے کیسز ہیں جن کے لئے بار بار ایم ایس اور ای ڈی او (ہیلتھ) کو کہنا پڑتا ہے۔ انہوں نے ہر ہسپتال میں ایک سنٹر بنایا ہوا ہے تو وہاں پر بھی بار بار اُس ڈاکٹر کو کہنا پڑتا ہے کہ یہ غریب آدمی ہے اس کا مسئلہ حل کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! میرے چیمبر میں ہر دوسرے دن ہیپاٹائٹس کے کوئی چار چار، پانچ پانچ مریض آئے ہوتے ہیں کہ ہمیں انجکشن لے کر دیں۔

رانا منّور حسین المعروف رانا منّور غوث خان: جناب سپیکر! یہ علاج اتنا مہنگا ہے کہ عام لوگ اُس کو afford نہیں کر سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہر حال گوندل صاحب نے اس قرارداد کو oppose نہیں کیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! نہیں۔ میں نے اس قرارداد کو oppose نہیں کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس قرارداد کو amend کر دیتے ہیں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع خصوصاً ضلع راجن پور اور ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہیپاٹائٹس کے بڑھتے ہوئے مرض کے علاج اور روک تھام کے لئے اقدامات کئے جائیں نیز ان اضلاع کے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں ہیپاٹائٹس سنٹرز قائم کئے جائیں اور ان سنٹرز میں مریضوں کو ہیپاٹائٹس کے انجکشن اور ادویات بلاقیمت مہیا کئے جانے کے انتظامات کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔۔۔ محترمہ کی طرف سے request آئی ہے تو اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

## پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے ٹھوس اقدامات کا مطالبہ

**جناب محمد سبطین خان:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ چونکہ پنجاب میں 30 فیصد عوام غیر معیاری پانی پینے کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں لہٰذا پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔"

**جناب ڈپٹی سپیکر:** یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ چونکہ پنجاب میں 30 فیصد عوام غیر معیاری پانی پینے کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں لہٰذا پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔"

**شیخ علاؤالدین:** جناب سپیکر! I oppose it!

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، شیخ صاحب!

**شیخ علاؤالدین:** جناب سپیکر! میں اس میں صرف یہ ایک ترمیم چاہتا ہوں کہ ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک سے کروڑوں روپیہ لے کر واٹر سپلائی سکیمیں بنائی گئی تھیں تو کہیں پر کوئی بھی واٹر سپلائی سکیم کامیاب نہیں ہوئی تو جس محکمہ نے اس کو deal کیا تھا اُس محکمہ سے جواب لیا جائے۔ میں اس کو ثابت کر سکتا ہوں کہ میرے حلقہ میں بھی پبلک ہیلتھ والوں نے یہ سکیمیں چلائی تھیں جو سب بند پڑی ہیں۔ باقی معزز ممبران سے بھی پوچھ لیں اور یہی وجہ ہے کہ ہیپاٹائٹس پھیل رہا ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ میرے حلقہ میں ایک جگہ پر کروڑوں روپیہ کی واٹر سپلائی سکیم بنی انہوں نے اپنا بل لے لیا اور نلکوں میں چھپڑوں کا پانی آنا شروع ہو گیا اُس کے بعد وہ سکیم بند پڑی ہوئی ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اس میں صرف یہ ترمیم کر دی جائے کہ۔۔۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** شیخ صاحب! آپ مہربانی کر کے اس پر ایک تحریک التوائے کار دے دیں۔

**شیخ علاؤالدین:** جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کا تو اب بالکل کوئی مقصد نہیں رہا۔ آپ اس میں صرف یہ ترمیم کر دیں کہ پچھلے پانچ سات سال میں پنجاب میں جو واٹر سپلائی سکیمیں بنائی گئیں وہ تمام failure ہوئیں جس محکمے نے وہ واٹر سپلائی سکیمیں بنائیں اُن کو بلایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب!آپ ٹھیک بات کر رہے ہیں میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ غلط بات کر رہے ہیں۔آپ اس پر کوئی تحریک التوائے کار یا نئی قرارداد دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!میں اس میں ترمیم کی بھی تھوڑی سی تجویز کروں گا اور ساتھ ہی حکومت پنجاب کے اقدامات سے بھی آگاہ کروں گا کہ یہ بات درست ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں پینے کے پانی کی اکثر جگہ پر بہت قلت ہے اور پینے کا پانی درست بھی نہیں ہے لیکن حکومت پنجاب الحمدللہ تمام اضلاع میں صاف پانی سکیم کے تحت اور اُس کے علاوہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے تحت اپنے منصوبہ جات کی تکمیل کر رہی ہے اور عوام کو صاف پانی باہم پہنچانے کے اقدامات کر رہی ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!میرے حلقہ چھانگا مانگا سٹی کے لوگ گندا پانی پی پی کر مر گئے ہیں۔انہوں نے وہاں پر ابھی جو filtration plant لگایا ہے وہاں ایک گلاس پانی بھی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب!اُن کی پہلی بات بھی سُنیں ناں کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!گوندل صاحب ہمارے بھائی ہیں لیکن اگر تاریخ میں کبھی تحاریک التوائے کار کا نام آیا کہ تحاریک التوائے کار کا killer کون تھا تو وہ گوندل صاحب ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!یہ بات نہیں ہے۔شیخ صاحب کا حلقہ اس لحاظ سے پانی سے متاثرہ ہے ہی نہیں۔ان کو پتا ہی نہیں ہے کہ پنجاب میں پینے کے پانی کی تکلیفیں کہاں کہاں ہیں۔ان کے حلقہ کا زیر زمین پانی بالکل ٹھیک اور درست ہے۔پنجاب میں ایسے علاقے بھی ہیں جہاں زیر زمین پانی کڑوا ہے تو ان کو اُن علاقوں کے لوگوں کی تکالیف کا علم ہی نہیں ہے۔ہمیں پتا ہے کہ کہاں کہاں تکلیف ہے اور اُس کے لئے پنجاب حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!بات یہ ہے کہ اس کو ایک test case بنالیں اگر میرے حلقہ کا پینے کا پانی ٹھیک ہے تو میں resign کروں گا، نہیں تو یہ resign کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب!آپ کے علاقہ میں پانی مل تو جاتا ہے۔آپ راجن پور کے علاقہ میں جائیں ناں تو آپ کو وہاں پر پتا لگے گا۔جی، گوندل صاحب!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):** جناب سپیکر! اس قرارداد میں ترمیم کی میری تجویز یہ ہے کہ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ اس ایوان کی رائے ہے "کہ چونکہ پنجاب میں 30فیصد عوام غیر معیاری پانی پینے کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔" یہ جو "30فیصد عوام غیر معیاری پانی پینے کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں" اسے حذف کر دیا جائے۔ قرارداد یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے عوام کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے مزید ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔"

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی، جناب محمد سبطین خان!

**جناب محمد سبطین خان:** جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ 6۔نومبر 2013 میں وزیراعلیٰ پنجاب کی statement ہے کہ Punjab Government will provide portable water to every house in next 5 years. اور انہوں نے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ جتنی بھی پرانی پائپ لائنیں ہیں انہیں بہت تیزی کے ساتھ نئی پائپ لائنوں میں تبدیل کیا جائے گا۔ Drainage and Sewerage اور drinking water علیحدہ کیا جائے گا لیکن مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ یہ 6۔نومبر 2013 کی statement ہے اور آج 23۔فروری 2016 ہے۔ اس پر آج تک وہ عمل نہیں ہوا جو ہونا چاہئے تھا۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** چلیں۔ آپ کی قرارداد کے بعد پھر کام speed up ہو جائے گا۔

**جناب محمد سبطین خان:** جناب سپیکر! انشاء اللہ۔ اس میں یہ ہے کہ rapid deadlines اگر ہم میٹرو اور اورنج لائن ٹرین کے لئے دے سکتے ہیں تو جو ایک basic health facility کے لئے کیوں نہیں دے سکتے؟ Pakistan Council of Research in Water Resources (PCRWR) کا کہنا ہے کہ 79فیصد ہماری آبادی کو صاف پینے کا پانی نہیں مل رہا۔ Whereas یہ 30فیصد کہہ رہے ہیں۔ میں گوندل صاحب کی بڑی عزت کرتا ہوں، یہ میرے بھائی ہیں لیکن اللہ کرے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** چلیں ان کی اس ترمیم کے بعد میرے خیال میں سب کی نمائندگی ہو جائے گی۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! Daily Times کی بھی رپورٹ ہے کہ 82 فیصد آبادی صاف پینے کے پانی سے محروم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ آپ کی favour کر رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ 30 فیصد ہٹادیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! مجھے پوری توقع تھی کہ گوندل صاحب میری طرح شریف انسان ہیں وہ میری favour ہی کریں گے۔ بڑی مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے عوام کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے مزید ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔"

(ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تیسری قرارداد چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ چوتھی قرارداد شیخ علاؤالدین کی ہے۔ جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرنے سے پہلے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ 9۔فروری کو میری ایک قرارداد مشرقی پاکستان کے ان شہداء کے لئے تھی کہ ان کو نشان پاکستان دیا جائے جن کو پھانسی دی گئی۔ اس دن لاء منسٹر صاحب نے اس قرارداد کو oppose نہیں کیا تھا۔ اب اگر وہ قرارداد oppose نہیں ہوئی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت لاء منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ مجھے سیکرٹری اسمبلی نے بتایا ہے کہ انہوں نے Foreign office کو letter لکھا ہوا ہے۔ اس پر جو بھی direction آئے گی تو اسے دیکھ لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ خود فیصلہ کر لیں۔ میں ریکارڈ پر لانا چاہتا تھا۔ اگر تو Foreign office کو واقعی یہ احساس ہوتا تو وہ خود کرتے ہمیں letter لکھنے کی ضرورت کیا تھی۔ ہم نے تو ایک قرارداد پاس کرنی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! بات یہ ہے کہ next Private Members Day پر لاء منسٹر صاحب ہوں گے۔ اس قرارداد کو ایجنڈے پر لے آئیں گے۔

**شیخ علاؤالدین:** جناب سپیکر! شکریہ

**جناب ڈپٹی سپیکر:** اس قرارداد کو next Private Members Day پر لے آئیں۔ جی، شیخ صاحب! آپ اپنی قرارداد پڑھیں۔

## حج و عمرہ کو حکومتی ذمہ داری قرار دینے کا مطالبہ

**شیخ علاؤالدین:** جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے فیصلے کے مطابق حج و عمرہ کو صرف اور صرف حکومتی ذمہ داری قرار دیا جائے اور پرائیویٹ حج و عمرہ ٹور آپریٹرز جو اب (Luxury) حج کا 15 لاکھ روپے تک وصول کر رہے ہیں کو اس اہم مذہبی ذمہ داری کو منافع بخش کاروباری حیثیت میں چلانے سے روکا جائے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے فیصلے کے مطابق حج و عمرہ کو صرف اور صرف حکومتی ذمہ داری قرار دیا جائے اور پرائیویٹ حج و عمرہ ٹور آپریٹرز جو اب (Luxury) حج کا 15 لاکھ روپے تک وصول کر رہے ہیں کو اس اہم مذہبی ذمہ داری کو منافع بخش کاروباری حیثیت میں چلانے سے روکا جائے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):** جناب سپیکر! یہ oppose تو نہیں کی جاتی لیکن اس میں ایک ترمیم کی request کی جاتی ہے۔ چونکہ یہ وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے۔ اس میں یہ تجویز ہے کہ یہ ایوان وفاقی حکومت کو سفارش کرتا ہے۔

**شیخ علاؤالدین:** جناب سپیکر! میرے بھائی گوندل صاحب کو یہ بتائیں کہ اٹھارہویں ترمیم کے تحت ٹورازم ڈیپارٹمنٹ ختم ہو گیا ہے۔ ہم resource سارا دن میٹنگز کرتے ہیں۔ اگر پنجاب گورنمنٹ صرف عمرہ کے معاملات سنبھال لے تو کتنی آمدن ہو سکتی ہے۔ اس میں اب اٹھارہویں ترمیم کے بعد فیڈرل گورنمنٹ کا کوئی role ہی نہیں رہا۔ آپ آج ہی دیکھ لیں کہ عمرہ کا ویزہ کس بھاؤ بک رہا ہے۔ ہم strange قوم ہیں۔ ہم عمرہ اور حج کے لئے تو بڑا زور دیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ وفاقی وزارت حج و عمرہ کے تحت ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں نے تو یہ کہا ہے کہ luxury حج بند کیا جائے۔ وہ حج اور عمرہ کیا جائے جس کو اللہ کی خوشی کے لئے کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! انہوں نے ایک بات کی ہے کہ حج و عمرہ وفاقی حکومت چلا رہی ہے۔ اس کے مطابق آپ کی قرارداد لے لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ جیسے آپ مناسب سمجھیں کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے فیصلے کے مطابق حج و عمرہ کو صرف اور صرف حکومتی ذمہ داری قرار دیا جائے اور پرائیویٹ حج و عمرہ ٹور آپریٹرز جو اب (Luxury) حج کا 15 لاکھ روپے تک وصول کر رہے ہیں کو اس اہم مذہبی ذمہ داری کو منافع بخش کاروباری حیثیت میں چلانے سے روکا جائے۔

(ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچویں قرارداد محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

## ٹی وی چینلز پر جرائم و مقدمات کی تمثیل کاری پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ تمام ٹی وی چینلز پر جرائم اور مقدمات کی dramatization پر پابندی لگائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ تمام ٹی وی چینلز پر جرائم اور مقدمات کی dramatization پر پابندی لگائی جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی۔یہ قرارداد پیش کی گئی ہےاوراب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ تمام ٹی وی چینلز پر جرائم اور مقدمات کیdramatizationپر پابندی لگائی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

الحاج محمد الیاس چنیوٹی:جناب سپیکر!میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،چنیوٹی صاحب!مختصر بات کیجئے گا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی:جناب سپیکر!بہت شکریہ۔ میں حکومت پنجاب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے بادشاہی مسجد چنیوٹ کا سوال کیا تھا کہ 1972 کے بعد کافی دیر سے اس کی مرمت نہیں ہوئی۔ میرے سوال پر توجہ کی گئی اور 44لاکھ روپیہ مختص کیا گیا پھر اور22لاکھ روپیہ مختص کیا گیا۔اب 66لاکھ روپے سے اس مسجد کی مرمت ہو گئی ہے اور حالت کافی اچھی ہو گئی ہے۔میں اس پر محکمہ اوقاف اور وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ کو مبارک ہو۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی:جناب سپیکر!خیر مبارک۔ میں ساتھ ہی گزارش کرتا ہوں چونکہ اس مسجد کی مرمت مکمل ہو گئی ہے تو وزیر اوقاف کو ہدایت کی جائے کہ وہ میرے ساتھ کوئی وقت مقرر کریں تاکہ اس مسجد کا افتتاح ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ ان سے بات کر کے انہیںinviteکر لیں۔

## پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،محترمہ!

## میڈیکل کالج ساہیوال کی نامکمل فیکلٹی

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:جناب سپیکر!میں ایک نہایت اہم مسئلہ جو ضلع ساہیوال سے متعلقہ ہے کہ عرصہ دراز سے میڈیکل کالج ساہیوال کےstudentsآئے روز احتجاج کر رہے ہیں کیونکہPMDCنے کالج میںfacultyپوری نہ ہونے کی وجہ سے اعتراضات لگائے ہوئے ہیں۔اس وقتstudentsکا

futureخطرے میں ہے۔یہاں ملک ندیم کامران صاحب موجود ہیں۔ یہ بھی اس مسئلہ سے بخوبی آگاہ ہیں کیونکہ بہت عرصہ سے یہ مسئلہ چل رہا ہے۔ میں آپ کے توسط سے حکومت پنجاب سے درخواست کروں گی کہ وہfacultyکو فوری طور پر پورا کریں۔اس میں ایک بہت اچھی بات بھی ساہیوال میڈیکل کالج کے حوالے سے ہے کہ پنجاب کے تمام میڈیکل کالجوں میں یہtopپر آیا ہے۔یہاں کے سب سے اچھے نتائج آئے ہیں اوراس کا رزلٹ 98فیصد ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ پنجاب میں یہ قابل تحسین بات ہے،اس کے باوجود کہ زیادتیاں ہو رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!چلیں کوئی نہ کوئیcreditتو آپ دیتی ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر!credit تو ہے کہ وہاں کےstudents لائق ہیں لیکن گورنمنٹ کیا کر رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!انہوں نے جو بات ابھی کی ہے تو یہ کچھ حد تک تو ٹھیک ہے۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ وہاں پرproblems ہیں۔انہوں نے ایکpointاٹھایا ہے تو اسی حوالے سے یہ خبر بھی یہاں سے انشاء اللہ جائے گی کہ ساہیوال میڈیکل کالج کا پہلا رزلٹ تھا جو تین دن پہلے آیا ہے، پورے پنجاب کے 29میڈیکل کالج ہیں جن میں 40سال، 30سال والے کالج، کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور دوسرے کالج بھی ہیں۔ان تمام29کالجوں میں سے جن میں پرائیویٹ میڈیکل کالج اور آرمی میڈیکل کالج بھی ہیں تو مجھے ایوان کو یہ بات بتاتے ہوئے بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ تمام تر مشکلات کے باوجود پورے پنجاب میں ساہیوال میڈیکل کالج کا رزلٹ نمبر1 پر آیا ہے۔اس کا رزلٹ 98فیصد ہے۔اس سے بڑیachievementاس کالج کی اور نہیں ہو سکتی اور یہcredit میاں شہباز شریف صاحب کو جاتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب!دوسرے معاملہ کو بھی دیکھنا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!ایکremote area میں میڈیکل کالج بنوایا گیا۔ اس کی بلڈنگ اگر دیکھیں تو شاید ہی پورے پنجاب میں ایسی خوبصورت بلڈنگ ہو۔ یقیناً انہوں نے جو نشاندہی کی ہے تو میں نے پہلے کہا ہے کہ facultyکیproblemsآ رہی ہیں لیکن ہم نے 90فیصد ان problemsکو حل کر لیا ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ PMDCمیںregistrationکے لئے 220

score required ہوتا ہے۔.We have reached to 205 اب اس کے صرف پندرہ پوائنٹس رہ گئے ہیں جو انشاء اللہ اسی ماہ ہم اس کو پورا کر لیں گے وزیر اعلیٰ نے یہ آرڈر جاری کر دیا ہے۔ انشاء اللہ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ڈیرہ غازی خان میں بھی یہی مسئلہ چل رہا ہے اس کو بھی دیکھیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس کو بھی دیکھیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 24۔فروری 2016 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔